ماہنامہ

لاہور

نعت

طرحی نعتیں

وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ

مرزا غلام احمد قادیانی کے مرنے کی تاریخ:

وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَىٰ (التوبہ۔ ۹:۴۰)

۱۹۰۸ء

(اور اللہ تعالیٰ نے کافروں کی بات پست کردی)

اور ۱۹۰۸ء کو مرزا قادیانی واصل جہنم ہوا

مرزا نے ۱۹۰۴ میں پیشگوئی کی کہ ”مولوی ثناء اللہ امرتسری ایک مہینے کے بعد مر جائے گا“۔ (مجموعہ اشتہارات۔ جلد اول۔ مرزا غلام احمد قادیانی۔ص ۱۹۸) لیکن ثناء اللہ امرتسری قیامِ پاکستان کے بعد ۱۹۴۸ میں فوت ہوئے۔

مرزا نے اپنے بارے میں کہا: ”بشارت ہوئی کہ عمر ۸۰ سال یا اس سے زیادہ ہوگی“۔ (مواہب الرحمٰن از مرزا غلام احمد قادیانی۔ص ۲۱) لیکن ہُوا یہ کہ ۶۸ سال کی عمر میں ۱۹۰۸ میں مر گئے۔

جعلی نبی کے یہ اور ایسے بہت سے دعوے باطل ثابت ہوئے۔ ربِ ذوالجلال جل وعلا نے ”التوبہ“ میں پہلے ہی کافروں کی بات زیر کرنے کا اعلان فرما دیا تھا۔ اس آیہ کریمہ کے اعداد ۱۹۰۸ ہیں۔ اور اس مستور حقیقت کی نقاب کشائی کا شرف نغز گو شاعر، نامور نعت گستر اور تاریخ ساز تاریخ گو محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری (حسن ابدال) کو حاصل ہُوا ہے۔ **ذلک فضل اللہ یو تیہ من یشاء**

(ر۔ر۔م)

طرحی نعتیں

(۲۰واں حصہ)

مرتّبہ:

راجا رشید محمودؔ

مارچ ۲۰۰۸ کا مشاعرہ — صفحہ ۳ تا ۳۵

اپریل ۲۰۰۸ کا مشاعرہ — صفحہ ۳۷ تا ۷۷

اشاریہ حمد و نعت گویانِ محترم — صفحہ ۳۶

ماہنامہ "نعت" کے ۲۰ سال — صفحہ ۷۸ تا ۸۳

اخبارِ نعت — صفحہ ۸۴ تا

سید ہجویر نعت کونسل

کا ۴۷واں

(ساتویں سال کا تیسرا)

ماہانہ طرحی حمدیہ و نعتیہ مشاعرہ

۶ مارچ ۲۰۰۸ (جمعرات) نمازِ مغرب کے بعد

چوپال، ناصر باغ، لاہور

صاحبِ صدارت: محمد اکبر مکّی (مکّہ مکرمہ)

مہمانِ خصوصی: بشیر باوا چشتی (شیخوپورہ)

مہمانِ اعزاز: پروفیسر محمد عباس مرزا
(پرنسپل گورنمنٹ کالج آف کامرس، اقبال ٹاؤن، لاہور)

مہمان شاعر: فرزند علی شوقؔ ایڈووکیٹ (گوجرانوالا)

قاریٔ قرآن: محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

ناظمِ مشاعرہ: راجا رشید محمودؔ
(مدیر اعلیٰ ماہنامہ "نعت"، لاہور)

مصرع طرح:

"رحم، التفات، صبر، قناعت، ادب، وفا"

شاعر:

نشترؔ جالندھری

۲۰۰۸ کا تیسرا حمدیہ و نعتیہ طرحی مشاعرہ

"رحم' التفات' صبر' قناعت' ادب' وفا"

نشترؔ جالندھری صفحہ ۵

حمدِ خدائے پاک عزوجل

رفیع الدین ذکی قریشی (لاہور) ۔ ۶' ۷ — ضیا نیرؔ (لاہور) ۔ ۷
تنویر پھول (نیو یارک) ۔ ۸ — محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور) ۔ ۹
حافظ محمد صادق (لاہور) ۔ ۱۰ — راجا رشید محمودؔ ۔ ۱۱

حمد و نعت

محبت خان بنگش (کوہاٹ) ۔ ۱۲ — بشیر باوا (شیخوپورہ) ۔ ۱۳

غیر مردف نعتیں

پیرزادہ حمیدؔ صابری (لاہور) ۔ ۱۴' ۱۵ — عبدالحمید قیصرؔ (لاہور) ۔ ۱۵
تنویر پھول ۔ ۱۶ — رفیع الدین ذکی قریشی ۔ ۱۷' ۱۸
پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد) ۔ ۱۸ — شہزاد مجددی (لاہور) ۔ ۱۹
محمد بشیر رزمی (لاہور) ۔ ۲۰ — فرزند علی شوق (گوجرانوالا) ۔ ۲۱
بشیر رحمانی (لاہور) ۔ ۲۲' ۲۳ — حافظ محمد صادق (لاہور) ۔ ۲۳
محمد ابراہیم عاجزؔ قادری ۔ ۲۴' ۲۵ — سحر فارانی (کامونکے) ۔ ۲۶
منشا قصوری (کوٹ رادھا کشن) ۔ ۲۷ — ضیا نیرؔ ۔ ۲۸
راجا رشید محمودؔ ۔ ۲۹' ۳۰

"ادب' عرب' سبب" قوافی ...... "وفا" ردیف

تنویر پھول (نیو یارک) ۔ ۳۱ — راجا رشید محمودؔ ۔ ۳۲' ۳۳

"قناعت' عبادت' بصیرت" قوافی ...... "ادب' وفا" ردیف

راجا رشید محمودؔ ۔ ۳۳' ۳۴

گرہ بند نعت

تنویر پھول ۔ ۳۵

اشاریہ نعت گویانِ محترم صفحہ ۳۶

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نسبت اسے نصیب ہوئی جب رسول (ﷺ) کی
اوجِ کمال پر بشریت پہنچ گئی
دشمن گواہِ صدق و امانت تھے، حبذا
صلِّ علیٰ حضور (ﷺ) کی یہ شان، مرحبا
ایفائے عہد، حلم، تواضع، عطا، حیا
ایثار، عفو، عدل، مساوات، اتقا
تسلیم، ضبطِ نفس، توکل، رضا، غنا
رحم، التفات، صبر، قناعت، ادب، وفا
اخلاقِ مصطفیٰ (ﷺ) کے یہ آئینہ دار تھے
ان جوہروں پہ آپ کے خادم نثار تھے
میدانِ کارزار کے بے مثل شہسوار
قائم حضور (ﷺ) ہی سے شجاعت کا ہے وقار
اعدا کے سنگ و خشت سے تھا جسم خوں چکاں
صرفِ دعا تھی رحمتِ کونین ﷺ کی زباں
بندوں میں بندہ اس لیے بس سرفراز تھا
ذاتِ حضور (ﷺ) پہ بشریت کو ناز تھا

نشترؔ جالندھری

حمدِ خدائے پاک عزوجل

مجھ کشتۂ گناہ کی یا رب! ہے یہ دُعا
انعام یافتگاں کا ہی رستہ مجھے دکھا
یا رب! ترے حضور میں ہے یہ بھی اک دُعا
دیدارِ مصطفیٰ (ﷺ) کی سعادت ہو پھر عطا
مقبول ہو الٰہی! مری یہ بھی التجا
روضہ رسولِ خیر (ﷺ) کا اک بار پھر دِکھا
یا رب! مجھے عطا ہوں یہ دُر ہائے بے بہا
"رحم، التفات، صبر، قناعت، ادب، وفا"
اچھا عمل ہی کرنے کی توفیق کر عطا
جو ناپسند ہے تجھے، اُس فعل سے بچا
اُس پر برس برس گیا ابرِ کرم ترا
آ کر ترے حضور میں یا رب! جو رو پڑا
دُنیا و آخرت میں وہی سُرخرُو ہُوا
یا رب! ترے حبیب (ﷺ) کے رستے پہ جو چلا
دیدِ نبی (ﷺ) کی لب پہ مچلتی ہے جو سدا
یا رب! ہے وہ مرے دلِ مشتاق کی صدا
جب تک رہوں میں زندہ، لکھوں حمد و نعت ہی
یہ دست بستہ تجھ سے گزارش ہے اے خدا!
لاحق جو میرے روح و بدن کو ہیں عارضے
اُن عارضوں سے بخش دے یا رب! مجھے شفا

عاصی ہوں، خوفِ حشر سے کر مرحمت نجات
یا رب! تجھے ہے واسطہ تیرے حبیب (ﷺ) کا
دامن سے اُس کے داغِ گنہ دُھل گئے ذکیؔ
اک بار جو بھی خانۂ کعبہ میں آ گیا

رفیع الدین ذکیؔ قریشی (لاہور)

....

کر دے عطا اے رب! ہمیں اپنی جناب سے
"رحم، التفات، صبر، قناعت، ادب، وفا"
تیرے خزانوں میں نہیں آئے گی کچھ کمی
بحرِ کرم سے اپنے جو کر دے تو کچھ عطا
ارزانی کر تو مغفرت، بخشش کی مجھ کو بھیک
مولا! طفیلِ سیّدِ کونین مصطفیٰ (ﷺ)
میری دُعا یہ کر دے خدایا! تو مستجاب
شہرِ رسولِ پاک (ﷺ) میں آئے مری قضا
کشکولِ جاں لیے وہ سراپا سوال ہے
ہے بے نوا نیّرؔ ترا ادنیٰ سا اِک گدا

ضیا نیّرؔ (لاہور)

حمدِ خدائے پاک عزوجل

قبضہ ہے میرے دل پہ سدا، تو ہے دِلرُبا
تُو تو مِرے قریب ہے، مجھ کو قریں بلا
سنتا ہوں گوشِ دل سے میں باتیں تری مگر
چہرہ ترا نگاہ سے مستور ہی رہا
کیسے کہوں کہ تاب نہ لائے کلیمؑ بھی
موسیٰؑ کو "لَنْ تَرَانِیْ" کہا تو نے اے خدا
ہر شے کا اختیار ہے بس تیرے ہاتھ میں
وارث بھی، بادشاہ بھی تُو کائنات کا
ہر ہر نفس ہے قدرتِ بے مثل کا نشاں
روشن چراغِ زیست کو رکھتی ہے یہ ہُوا
تیرے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) باعثِ تخلیقِ کائنات
تیرا ہے لطف، اُمّتی اُن کا بنا دیا
تو نے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات میں دیں ساری خوبیاں
"رحم، التفات، صبر، قناعت، ادب، وفا"
تنویر بخش دے مجھے عرفانِ ذات کی
روشن ہیں تیرے نور سے یہ ارض، یہ سما
دُنیا بخیر اس کی ہو، عقبیٰ بخیر ہو
باغِ جہاں میں پھولؔ کی تجھ سے ہے التجا

تنویر پھولؔ (نیویارک)

حمدِ خدائے پاک عزوجل

"رحم، التفات، صبر، قناعت، اَدَب، وفا"
یا رب! عطا ہوں مجھ کو یہ اوصافِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)
یکتا ہے اپنی ذات میں اور سب صفات میں
فکر و خیال سے مِرے یا رب! ہے تو ورا
تیرے سوا نہیں ہے کوئی واجب الوجود
اس کائنات میں ہے کیا رکھّا ترے سوا
ہے نظمِ کائنات ترے اختیار میں
جو چاہتا ہے تُو، وہی ہوتا ہے یا خدا!
یا رب! ہے تو مُبرّا مکان و جہات سے
تیری ہی ذات عقل و خرد سے ہے ماورا
حادِث ہے خلق اور تری ذات ہے قدیم
تیرے سوا کسی کو بھی حاصل نہیں بقا
خالق بھی تو ہے، مالک و رازق بھی ہے تو ہی
ہر شے پہ تیرا قبضہ ہے یا ربِّ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)
تو معرفت کے مجھ پہ بھی ابواب کھول دے
تجھ سے اے ربِّ ارض و سموات! ہے دُعا
عاجزؔ جو یا خدا! ترا مدحت نگار ہے
لکھتا رہے یہ تا دمِ آخر تری ثنا

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

حمدِ خدائے پاک عزوجل

حق حمد کا تری کروں میں کس طرح ادا
تو خالقِ جہاں ہے، میں ذرّہ ہوں خاک کا
اوصاف کیا حسیں کیے اللہ نے عطا
"رحم، التفات، صبر، قناعت، ادب، وفا"
تو ہے ازل سے تا اُبد قائم جہان میں
ہر چیز کو فنا ہے مگر تو ہے لافنا
ہر شے ہے روز و شب رواں اپنے مدار میں
نظمِ جہان "کُن" ترے دم سے ہے چل رہا
مہر و مہ و نُجوم ہوں، ہوں پھول یا شجر
حسن و جمال ہے ترا ہر شے میں جلوہ زا
خونِ جگر رگوں میں ہے دم سے ترے رواں
آنکھوں میں ہے ضیا تری اور دل میں ہے جِلا
ملتا سکوں دلوں کو ہے تذکار سے ترے
دیتا ہے جاں کو راحتیں نامِ حسیں ترا
موجود ہے تو ہر جگہ اور ہر گھڑی مگر
کوئی بشر نہ پا سکا اب تک ترا پتا
کر رنج و غم میں مبتلا یا شاد رکھ اسے
ہر حال میں ہے چاہتا حافظؔ تیری رضا

حافظ محمد صادق (لاہور)

حمدِ خدائے پاک عزوجل

حمدِ خدا ہے میرے تخیّل کا فیصلہ
حق ہے خدا تو اس کے مظاہر ہیں حق نما
دُنیا جو ربّ ہر دو جہاں نے ہے دی بنا
دلکش ہے، دلپذیر و دلآویز و دل کُشا
تحمید تو ہے اپنی عقیدت پہ اکتفا
عظمت ہے رب کی، فہم سے، ادراک سے ورا
مصروف اس میں گو ہے ہر اک صاحبِ ذکا
ممکن کہاں شمارِ عنایاتِ کبریا
کعبہ کا یا ہے ذکر دیارِ حضور (ﷺ) کا
محدود یوں بھی ہے مری سوچوں کا دائرہ
آغازِ کار کے لیے عادت رکھی سدا
اسمِ خدائے پاک سے کرتا ہوں ابتدا
بندے کو سب ہے ربّ جہاں کا دیا ہوا
"رحم، التفات، صبر، قناعت، ادب، وفا"
محمودؔ کے لیے ہے حضوری کا راستہ
بادِ نسیم صبح ہو، صرصر ہو یا صبا

راجا رشید محمود

حمد و نعت

مجھ کو ترے نبی (ﷺ) سے محبت ہے بے بہا
اے ربِ ذوالجلال! اسے کچھ اور بھی بڑھا
خواہش ہے، جاؤں میں بھی دیارِ حجاز کو
یا رب! نبی (ﷺ) کا روضۂ اقدس مجھے دکھا
تو نے فقط انھی کو بلایا ہے عرش پر
"صلِ علیٰ حضور کی یہ شان، مرحبا"
یا رب! ہے تجھ سے مجھ کو محبّت - اِسی لیے
تیرے حبیبِ پاک (ﷺ) سے الفت رہی سدا
لب پر ہے تیرا اسمِ گرامی شبانہ روز
اور ہوں ازل سے الفتِ سرور (ﷺ) میں مبتلا
مجھ کو نبی (ﷺ) کے شہر میں دو گز زمین بخش
مالک! ہے تجھ سے میری یہی ایک التجا
بادل غم و الم کے مرے سر پہ چھا گئے
ان کو طفیلِ آقا (ﷺ) مرے سر سے تو ہٹا
یا رب تیرے حبیب (ﷺ) نے ہم کو سکھا دیے
"رحم، التفات، صبر، قناعت، ادب، وفا"
بنگشؔ ہے تیرا بندہ، گنہگار ہی سہی
لیکن یہ اُمّتی تو ہے تیرے حبیب (ﷺ) کا

محبّت خان بنگشؔ (کوہاٹ)

حمد و نعت (پنجابی)

ساگر ہے باوا جس طرح قطرے دی انتہا
رحمت خدا دی اُستوں وی ھندی اے بے بہا
خالق بڑا خلیق تاں خوشیاں ہے مان دا
سینے نوں سینا میل کے ملدے نے جے بھرا
اُمّت رسولِ پاک (ﷺ) دی افضل ہے ہچھ طراں
"رحم، التفات، صبر، قناعت، ادب، وفا"
بھاویں کسے فقیر دے جُلّے چ بہہ کے رو
دس کے نہ دسّے آپ دا نانواں، ہے او خدا
قدرت نوں باواؔ قدرتوں جھپیاں وی پا لوے
صدقہ رسول پاک (ﷺ) توں ہے آدم دا مرتبہ
نعتِ رسولِ پاک (ﷺ) تو سر نوں جھکا کے لکھ
تک وی مقامِ مصطفیٰ (ﷺ) کر ہوش باویاؔ!

بشیر باواؔ (شیخوپورہ)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ رے یہ شان، یہ تفضیلِ مصطفیٰ (ﷺ)
مختارِ ممکنات ہیں سرخیلِ انبیاء
جب رحمتِ تمام (ﷺ) سُنیں عرض مُدّعا
فرمائیں چشمِ لطف سے حل مشکلات کا
گمراہ جنگلوں میں بھٹکتا تھا آدمی
آیا ہے رہبری کے لیے نورِ کبریا
جھکتی ہے اُس کے در پہ سلاطین کی جبیں
جو شخص بھی حضور (ﷺ) کی چوکھٹ پہ جھک گیا
اے رحمتِ الٰہ! کرم کی نگاہ کر
پھر جورِ ناسزا کا ہے اُمّت کو سامنا
ظلمت مجھے ستائے گی کیا راہِ زیست میں
روشن ہے تا بہ عرش محمد (ﷺ) کا نقشِ پا
طوفانِ جبر و قہر سے خائف نہیں ہوں میں
سرکارِ بحر و بر (ﷺ) جو ہوئے میرے ناخدا
کرنوں کے رتھ میں ہو کے سوار آئیں گے حضور (ﷺ)
ہو گا غموں کی رات کے آنگن میں چاندنا
پلکوں پہ میری اشکِ ندامت ہیں یا نبی (ﷺ)!
شکوہ زبانِ حال پہ آئے، مجال کیا
دیکھا ہے میں نے گنبدِ خضریٰ کو جب کبھی
آنکھوں میں رنگ و نور کا اُترا ہے سلسلہ

اُٹھیں گے جب نقاب وہ "کُن" کے جمال سے
کیا جانیے حال کیا ہو دلِ بیقرار کا
میرے وطن میں بھیجئے دستورِ گل فشاں
وحدت کے گلستاں سے یہ میری ہے التجا
اب رتجگوں میں جلوہ فگن ہیں مرے حضور (ﷺ)
یہ معجزہ ہے سرورِ دوراں (ﷺ) کی یاد کا
لکھتا ہے نعت روح کے اوراق پر حمیدؔ
لب پر ہے اُس کے شام و سحر آیۂ وفا
پیرزادہ حمیدؔ صابری (لاہور)

پہلو ہے یہ بھی سیرتِ شاہِ جہان (ﷺ) کا
انداز ہے صبا کا تو نکہت ہے ہر ادا
خاصہ ہے اُن کی ذات کا لطف و کرم، عطا
"رحم، التفات، صبر، قناعت، ادب، وفا"
اک کہکشاں سجائی گئی اُن (ﷺ) کی راہ میں
جب آشنا سے ملنے چلا ایک آشنا
یا رب! سدا ہو نُطق و زباں پر نبی (ﷺ) کا ذکر
ہر دم رواں ہو نغمہ درود و سلام کا
گلیاں ہیں واں، نہ کوچہ و بازار ہیں وہاں
نسبت بھلا ہو خلد کو شہرِ نبی (ﷺ) سے کیا
قیصرؔ عطا ہوا ہے جو قرآں کی شکل میں
کردارِ مصطفیٰ (ﷺ) ہے وہ جنسِ گراں بہا
عبدالحمید قیصرؔ (لاہور)

صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

کیا کیا صفات آپ (ﷺ) کی سیرت میں ہیں شہا (ﷺ)
"رحم، التفات، صبر، قناعت، ادب، وفا"

کہتا عُدُو ہے، آپ ہیں صادِق، امین ہیں
دشمن پہ بھی عیاں ہے شہا (ﷺ)، صِدق اور صفا

پڑھنا درودِ پاک ہے ہر اک نماز میں
سینے میں اس لیے ہے مرے آلؑ کی وِلا

زہ دائرے میں نقطۂ حُبِّ رسول (ﷺ) کے
پرکارِ دینِ حق سے یہ بنتا ہے دائرہ

"لَوْلَاک" شان اُن کی ہے، اس میں نہیں ہے شک
تخلیقِ کائنات کا حاصل ہیں مصطفیٰ (ﷺ)

اہلِ کتاب! دیکھ لو انجیلِ مرقسی
تسمہ نہ عیسیٰؑ کھول سکیں اُن (ﷺ) کی نعل کا

اقرار خود مسیح نے اس میں کِیا ہے یوں
اُن (ﷺ) کو بنایا رب نے ہے سردارِ انبیا (ﷺ)

محسوس اس میں ہوتی ہے تنویرِ شاہِ دیں (ﷺ)
روشن ہے اُن کے نور سے کاشانۂ حرا

اے پھولؔ تو نہال ہو ہستی کے باغ میں
تا عمر تیرے لب پہ رہے شاہ (ﷺ) کی ثنا

تنویر پھولؔ (نیویارک)

صَلَّی اللّٰہ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

وہ (ﷺ) وجہِ کُن ہیں اور ہیں سالارِ انبیا
ہے ذاتِ پاک اُن کی ہی محبوبِ کبریا

اِسرا کی رات مسجدِ اقصیٰ میں یوں ہُوا
سب انبیاء تھے مقتدی اور وہ تھے مقتدا

بھاری ہے لاکھ سجدوں پہ، ایماں ہے یہ مرا
سجدہ، ریاضِ جنّۃ میں جو ہو گیا ادا

کیف و سُرور سے وہی سرشار ہو گیا
حُبِّ نبی (ﷺ) کا جس نے بھی اِک جام پی لیا

جو آستانِ سیّدِ والا (ﷺ) پہ آ گیا
آلامِ روزگار سے محفوظ وہ رہا

جو بھی اسیرِ زلفِ حبیبِ خدا (ﷺ) ہُوا
قیدِ غمِ جہاں سے رِہائی وہ پا گیا

رہتی ہے دیدِ طیبہ کی ہونٹوں پہ جو سدا
یا رب! ہو مستجاب مرے دل کی وہ دُعا

تعلیمِ مصطفیٰ (ﷺ) ہے، رہیں سامنے سدا
"رحم، التفات، صبر، قناعت، ادب، وفا"

مانا اُسی کو اہلِ نظر نے امامِ وقت
جو بھی غلامِ سیّدِ ابرار (ﷺ) ہو گیا

کر دیں گے محو دل سے مرے درد و رنج و غم
جو درد و رنج و غم کے ہیں ماروں کا آسرا

میرے حضور (ﷺ) شافعِ محشر جو ہیں ذکیؔ
ہو خوف کس لیے مجھے روزِ حساب کا

رفیع الدین ذکی قریشی

آقا (ﷺ) نے عاصیوں پہ ہے کیسا کرم کیا
ہم کو رسولِ پاک (ﷺ) نے در پر بلا لیا
پائیں درِ حضور (ﷺ) سے کیا کیا ہیں نعمتیں
''رحم، التفات، صبر، قناعت، ادب، وفا''
احسان اُس کا کیسے چُکائیں گے ہم بھلا
جس نے درِ حضور (ﷺ) کا رستہ دکھا دیا
جب بھی شعورِ زیست کی ہم کو طلب ہوئی
دل نے درِ حضور (ﷺ) کا ہم کو پتا دیا
جس کو ملی ہے دولتِ عشقِ رسولِ پاک (ﷺ)
خالق نے اس کو دامنِ رحمت عطا کیا
اس کو ملی پناہ مسائل کی دھوپ میں
کملی میں جس کو سرورِ کل (ﷺ) نے چھپا لیا
سرکارِ دو جہاں (ﷺ) کا ہے کتنا کرم ریاضؔ
ہم کو غلام اپنا نبی (ﷺ) نے بنا لیا

پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

ختم الرُّسُل (ﷺ) ہیں سارے زمانوں کے مقتدا
خوش بخت ہیں جو آپ کی کرتے ہیں اقتدا
''صلِ علیٰ'' کا وِرد ہے ہر درد کی دوا
وجہِ شفاءِ قلب ہے سرکار (ﷺ) کی ثنا
یہ نعمتیں ہیں سرورِ کونین (ﷺ) کی عطا
''رحم، التفات، صبر، قناعت، ادب، وفا''
بندے ہیں ہم، وہ (ﷺ) خواجۂ کُل خواجگان ہیں
ہیں سب کے آپ مُرشد و ہادی و رہنما
خلّاق دو جہان کا شہکار ہیں حضور (ﷺ)
آئینۂ جمالِ الٰہی ہیں مصطفیٰ (ﷺ)
میں ان کا مدح خواں ہوں، نکیرین! بس کرو
رکھتا ہوں مصطفیٰ (ﷺ) سے محبّت میں، باخدا!
مشکل بہت تھا داورِ محشر (ﷺ) کا سامنا
آقا (ﷺ) نے مجھ کو دامنِ رحمت میں لے لیا
وہ کیفیت بیان ہو لفظوں میں کس طرح
حاضر درِ حضور (ﷺ) پر ہوتے ہیں جب گدا
شہزادؔ تُو نے حمد کے اشعار تو کہے
اب اس زمین میں ہی نئی نعت اک سُنا

شہزاد مجددی (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر عاشقِ رسول میں ہر رنگ دیکھنا
"رحم، التفات، صبر، قناعت، ادب، وفا"
رزمیؔ حُنین و بدر و اُحد سے عیاں ہوا
ہر معرکہ جہاد کا ہے صبر آزما
رحمت کی جستجو میں زمانے گزر گئے
دُنیا میں آپ (ﷺ) آئے تو رحمت کا در کُھلا
اُس کو ہزار شوق سے رہبر بنائیے
جس کے عمل میں دیکھیے کردار آپ (ﷺ) کا
اُن (ﷺ) کے حضور بیس نوائے کھڑا ہوں میں
گویا مِرا وجود سراپا ہے التجا
بیدار ہوں کہ خواب میں، اتنی خبر تو ہے
میری جبیں نے چوم لیے اُن (ﷺ) کے نقشِ پا
اُن (ﷺ) سے بعید ہو کے بھی اُن (ﷺ) کے قریب ہوں
تجسیم ہو کے نور تصوّر میں ہو گیا
آؤ کہ دل کی بات انھی سے بیاں کریں
وہ چاہتے ہیں سب کے لیے ہر طرح بھلا
یہ اُن (ﷺ) کا فیض ہی تو ہے، میں اُن کے شہر میں
آیا گیا ہوں تختِ تخیل پہ بارہا
رزمیؔ ہمارا ذوقِ سفر اُن (ﷺ) کی سمت ہے
اُن کی نگاہِ فیض ہماری ہے رہنما

محمد بشیر رزمیؔ (لاہور کینٹ)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ مدحتِ رسول (ﷺ) کا ثمرہ ہے، مرحبا
جنت کا پاسباں ہے رِضا کارِ مصطفیٰ (ﷺ)
میں کیوں تلاش کرتا پھروں درد کی دوا
جب میرے دل کو رحمتِ دیں (ﷺ) سے ملے شفا
مجھ کو کسی کے جامۂ ریشم سے کیا غرض
پہنے ہوئے ہوں خِلعتِ سلطانِ انبیاء (ﷺ)
مجھ کو جہاں کے تلخ جھمیلوں کا غم نہیں
"وصلِ علیٰ" کا مجھ کو میسّر ہے آسرا
طوفاں کی موج موج کا دیکھیں گے زور ہم
محبوب (ﷺ) ہے خدا کا، سفینے کا ناخدا
مجھ پر نہ کیوں نثار ہوں رحمت کے قافلے
ہر گام پر لبوں پہ محمد (ﷺ) کی ہے ثنا
یہ پاک سرزمیں، یہ حکومت، یہ آبرو
اے رحمتِ تمام (ﷺ)! کرم ہے یہ آپ کا
آساں ہوئیں ہیں، زیست کی جتنی تھیں مشکلیں
نعتِ نبی (ﷺ) میں باندھ کے بھیجی ہے جب دُعا
اے شوقؔ تیری نعت کا ہر شعر ہے قبول
آتی ہے مجھ کو گنبدِ خضریٰ سے یہ صدا

فرزند علی شوقؔ ایڈووکیٹ (گوجرانوالا)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا شانِ مدحِ سرورِ دوراں (ﷺ) ہے، مرحبا
خالق کی ہے زبان پہ مخلوق کی ثنا

تنہائیوں کی شب میں بھی، تنہا نہیں رہا
حُبِّ نبی (ﷺ) رہی ہے مرے دل کا آسرا

تزئینِ فرش و عرش ہے اُن کے جمال سے
تنویرِ کائنات ہیں سالارِ انبیاء

قسمت کی ہر لکیر بدل دی حضور (ﷺ) نے
جو بھی گدا ملا ہے، شہنشاہ کر دیا

قرآں کی روشنی ہے درخشندہ تا ابد
اللہ کا بیان ہے قرآنِ مصطفیٰ (ﷺ)

کل بھی چراغِ منزلِ ایماں حضور (ﷺ) تھے
اب بھی ضیائے دینِ متیں کے ہیں رہنما

کس طرح اُن کا سایہ نظر آتا فرش پر
رحمت کے سائے میں تھا سراپا حضور (ﷺ) کا

مغموم زندگی کو نشاطِ نظر ملی
انسان کو شعور جب آقا (ﷺ) نے دے دیا

بویا جو اپنا خون رسالت مآب (ﷺ) نے
بنجر زمیں میں دین کا پودا ہرا ہوا

حاصل ہے میری ذات کو بزمِ شعور میں
”رحم، التفات، صبر، قناعت، ادب، وفا“

محشر میں ہوں گے شافعِ محشر (ﷺ) کے ہم قدم
توحید کے سفیر، غلامانِ مصطفیٰ (ﷺ)

مجھ کو بشیرؔ قبر کی ظلمت کا ڈر نہیں
ضوبار میرے تن پہ کفن ہو گا نعت کا

بشیر رحمانی (لاہور)

....

گوشے نبی (ﷺ) کے خُلق کے کیسے ہیں جاں فزا
”رحم، التفات، صبر، قناعت، ادب، وفا“

رکھو قدم بہ نرمی و آہستگی یہاں
طیبہ میں محوِ خواب ہیں سلطانِ دوسرا (ﷺ)

ہر دور، ہر مقام میں آتے رہے نبی
سرکارِ دو جہاں (ﷺ) ہیں مگر فخرِ انبیاء

بے شک حضور (ﷺ) دیدۂ ظاہر سے دور ہیں
لیکن نہیں ہیں دل کی نگاہوں سے ماورا

خلقِ رسولِ پاک (ﷺ) کی ملتی نہیں مثال
شاہد کلام پاک میں جس کا ہے خود خدا

کر لے نقوشِ پائے نبی (ﷺ) کو جو راہبر
آفات و مشکلات سے رہتا ہے وہ بچا

”صلِ علیٰ“ کے ورد سے مٹتے ہیں رنج و غم
عشقِ رسولِ پاک (ﷺ) ہے ہر درد کی دوا

اللہ کے حبیب (ﷺ) کا فرمان ہے ہمیں
وعدہ کیا ہوا کرو ہر حال میں وفا

مدح و ثنائے سرورِ دوراں (ﷺ) نہ کیوں کروں
جس سے ہے مجھ پہ مہرباں حافظ مرا خدا

حافظ محمد صادق (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رب کے جلال کے بھی ہیں مظہر جو مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
یوں ان کا مشرکین پہ ہے رُعب و دبدبہ
سیّد بھی آپ، سرور و سلطان بھی ہیں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
پڑھتے ہیں انبیاء و رسل خطبہ آپ کا
وہ آدمؑ و خلیلؑ و مسیحؑ و کلیمؑ ہوں
سرکارِ نامدار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں ان سب کے پیشوا
ہم کیوں نہ طالبانِ رضائے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہوں
مطلوب ہے خدا کو بھی جب ان کی ہی رضا
اس کے سوا سبھی ہیں جہنم کے راستے
ہے اُسوۂ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی جنت کا راستہ
ملتے ہیں خلدِ طیبہ میں ایسے سرور و کیف
ہو کر وہیں کا رہ گیا، جو بھی وہاں گیا
یہ سیرتِ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے عنواں ہیں بے گماں
"رحم، التفات، صبر، قناعت، ادب، وفا"
رکھے گا جو بھی دل میں عداوت حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے
دوزخ میں پائے گا وہ کڑی سے کڑی سزا
اے غمزدو! درود پڑھو ان پہ بار بار
ہر غم کا یہ علاج ہے، ہر دُکھ کی ہے دوا
سُن لیں یہ عرض عاجزِ عاجز کی بھی حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
یہ مانگتا ہے آپ ہی سے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی وِلا

محمد ابراہیم عاجز قادری (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحت سرا ہے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا جب ربِّ دوسرا
ہم صبح و شام کیوں نہ کریں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ثنا
روحِ جہاں بھی آپ ہیں، حسنِ جناں بھی آپ
ہے آپ کے طفیل ہی ہر شے کا ارتقا
حُسنِ عطا بھی آپ ہیں، حسنِ سخا بھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
ہے آپ ہی کا دستِ عطا دستِ کبریا
محبوبِ رب بھی آپ ہیں، مطلوبِ رب بھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
اللہ اُس کا ہو گیا، جو آپ کا ہُوا
خیرُ الوریٰ بھی آپ ہیں، صدرُ العلیٰ بھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
ثابت خدا نے یہ شبِ معراج میں کیا
شمس الضحیٰ بھی آپ ہیں، بدر الدجیٰ بھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
ہے دم قدم سے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی کے دہر میں ضیا
نور الھدیٰ بھی آپ ہیں، رب کی ضیا بھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
ہر مُردہ دل نے آپ ہی سے پائی ہے جِلا
فضلِ خدا بھی آپ ہیں، لطفِ خدا بھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
صدقے میں آپ ہی کے ملا، جو بھی کچھ ملا
برہانِ رب بھی آپ ہیں، ایمان و دیں بھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
بے شک ہیں آپ مومنِ صادق کا مُدّعا
کہف الوریٰ بھی آپ ہیں، ردِّ بلا بھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
ٹوٹے دلوں کا آپ ہیں سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! حوصلہ

جو ہے غلام آپ کا، مشفق ہیں اس پہ آپ (ﷺ)
یا مصطفیٰ (ﷺ) غلام ہے عاجز بھی آپ (ﷺ) کا

محمد ابراہیم عاجز قادری

....

بامِ حرم ہو یا ہو سرِ عرش ارتقا
پائی ہے ابتدا سے محمد (ﷺ) کی، انتہا
نورِ ازل کو ڈھونڈنے مَیں گھر سے جب چلا
اپنے جلو میں جلوۂ محبوبِ رب (ﷺ) ملا
طوفانِ بحرِ جبر میں گھبراؤں کس لیے
ملّاحِ ممکنات ہیں کشتی کے ناخدا
مدّاح اُن کا خالقِ کونین کیوں نہ ہو
جلوؤں میں کائنات کے آقا (ﷺ) ہیں جلوہ زا
لکھے گا پھول پھول پہ فرمانِ شاہِ دیں (ﷺ)
آئے گا جب چمن میں زمانہ بہار کا
ڈھونڈیں اُسی شعور کو اے کاش اُمّتی
جس پر شعارِ دینِ پیمبر (ﷺ) کو ناز تھا
زحمت میں ہر کسی کو پکاروں مَیں کس لیے
کافی ہے مجھ کو رحمتِ عالم (ﷺ) کا آسرا
سرکار (ﷺ) کی سند ہے سحرؔ وجہِ افتخار
سُورج مرے لبوں پر درخشاں ہے نعت کا

سحرؔ فارانی (کاموکے/گوجرانوالا)

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

مَیں نے نبی (ﷺ) کی نعت کا اک شعر جب کہا
اُجڑا ہوا نصیب چمن زار ہو گیا
لب پہ ہو کائنات کے اُن کی نہ کیوں ثنا
میرے حضور (ﷺ) جلوہ گہِ "کُن" کی ہیں بِنا
سلطانِ کائنات ہیں سلطانِ انبیاء
اُن کے غلام کیوں نہ ہوں محبوبِ کبریا
محشر میں اور کوئی نہیں شافعِ جزا
سرکارِ کائنات (ﷺ) ہیں مومن کا آسرا
گمراہ جنگلوں میں پکارا ہے جب کبھی
رحمت مدد کو آئی بالطافِ مصطفیٰ (ﷺ)
"صلِ علیٰ" کا ورد کبھی کر کے دیکھیے
بے آسرا کا رحمتِ عالم (ﷺ) ہیں آسرا
تخریبِ شر مٹا کے فسوں سازِ کفر کی
بخشی رسولِ خیر (ﷺ) نے تعمیرِ ارتقا
انساں کو تاجِ عظمتِ انساں ہُوا نصیب
اللہ کا حبیب (ﷺ) سرِ عرش جب گیا
دوزخ میں اس جہان کے، نعتیں نہ کیوں کہوں
میرا علم و فن ہے شہِ خُلد پر فدا
کھِلتے ہیں جس سے غنچے سکون و قرار کے
آ جائے کاش گلشنِ طیبہ سے وہ ہَوا

اُن کے لیے سلام ہے، اُن کے لیے درود
مولائے کائنات (ﷺ) ہیں منشاؔ مری دُعا

محمد منشاؔ قصوری (کوٹ رادھا کشن)

سر تا قدم ہے دین فقط ذاتِ مجتبیٰ (ﷺ)
چھوٹے کبھی نہ ہاتھ سے دامانِ مصطفیٰ (ﷺ)
ہم کو خدا شناس و خدا یاب کر دیا
کتنا بڑا یہ ہم پہ ہے احسانِ مصطفیٰ (ﷺ)
عصیاں شعاروں کو ہے شفاعت حضور (ﷺ) کی
اِک آخری اُمید اور اِک مژدہ جانفزا
ہو گا فروزاں سینے میں ایمان کا چراغ
حُبِّ نبی (ﷺ) کا قلب میں روشن ہو جب دِیا
ہے فوز و کامیابی کی منزل سے ہمرکاب
جاتا ہے سُوئے خُلد مدینے کا راستہ
سرکارِ دو جہاں (ﷺ) کی ہیں سیرت کے یہ نقوش
''رحم' التفات' صبر' قناعت' ادب' وفا''
لازم ہے ہم پہ احمدِ مرسل (ﷺ) کا اِتّباع
مضمر ہے اِس میں اُمّتِ سرکار (ﷺ) کی بقا
ہو گا نہ کارگر وہاں عقل و خرد کا نور
محشر میں کام آئے گی۔ ایمان کی ضیا
میری حیات کا ہو وہاں پر سفر تمام
لے جائے آخرش مجھے طیبہ مری قضا

نیّرؔ کو بھی بقیع میں دو گز زمیں ملے
خالق کی بارگاہ میں اس کی ہے یہ دُعا

ضیا نیّرؔ (لاہور)

خوشنودیٔ حضور (ﷺ) ہے رحمان کی رضا
یہ ہے نبی (ﷺ) سے اس کی محبّت کا سلسلہ
تحویلِ قبلہ تک سے یہ اظہار ہو گیا
چاہا جو کچھ حضور (ﷺ) نے، ہو کر وہی رہا
تھا استعارہ اُنس کا' الفت کا زاویہ
اک آشنا کے پاس گیا تھا اک آشنا
وہ بے خودی میں خُلدِ بریں تک چلا گیا
جس نے بھی جامِ حُبِّ حبیبِ خدا (ﷺ) پیا
میں مبتدی ہوں مکتبِ اُنس و خلوص کا
پڑھتا ہوں مدحِ سرورِ عالم (ﷺ) کا قاعدہ
صَرفِ نظر خطاؤں گناہوں سے یوں کیا
دامن بھرا نبی (ﷺ) نے عطاؤں سے بھر دیا
اس کا سا کوئی ہو نہیں سکتا ہے دُوسرا
مانندِ علم الدینؒ جو جاں کو کرے فدا
کیا کیا نہ ہم کو سرورِ دیں (ﷺ) نے سکھا دیا
''رحم' التفات' صبر' قناعت' ادب' وفا''
اُس پہ شبیہِ لطفِ نبی (ﷺ) کی۔ اُمید رکھ
صیقل جو تو نے شیشۂ دل اپنا کر لیا

جب تک نہ اِس میں وردِ درودِ حضور (ﷺ) ہو
حق بندگی کا ہو نہیں سکتا کبھی ادا
تم طاعتِ رسولِ خدا (ﷺ) میں مگن رہو
میزان کیا، حساب ہے کیا، کیا سزا جزا
تکریم آشنا ہیں، حبیبِ غفور (ﷺ) کے
یُمنِ قدم سے ثور و حرا، مروہ و صفا
نم دیدگیِ چشمِ ندامت کو دیکھ کر
فرمائی ہے معاف پیمبر (ﷺ) نے ہر خطا
محبوبِ ربِّ ہر دو جہاں (ﷺ) کی نگاہ نے
پُر کر دیا ہے میرے مقدر کا ہر خلا
اصحابؓ و آلِ پاکؓ کا ہوں منقبت نگار
ان رابطوں سے میرا نبی (ﷺ) سے ہے رابطہ
سمتِ مُوَاجَہَہ سے مَیں کیوں منہ کو پھیر لوں
کیسے کروں میں ایسی جسارت، یہ حوصلہ
گو معصیت شعار و خطا کار ہے بہت
محمودؔ پھر بھی بندہ ہے سرکار (ﷺ)! آپ کا

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جس نے بھی کی ہے آپ (ﷺ) سے شاہِ عرب (ﷺ)، وفا
خوشنودیِ رب کی مل گئی، واحد سبب وفا
آپ (ﷺ) آئے، ان صفات کو معراج بخش دی
"رحم، التفات، صبر، قناعت، ادب، وفا"
عثمانؓ ہوں، علیؓ ہوں یا بُوبکرؓ اور عمرؓ
سب ہیں محبِّ ذاتِ نبی (ﷺ) اور سب وفا
تھے اُن (ﷺ) کے جاں نثاروں میں زیدؓ و بلالؓ بھی
اُن کے ہر اِک غلام کا نام و نسب وفا
مطلوب گر ہے قربِ خدا کا، رسول (ﷺ) کا
اس راہ میں سلیقۂ حسنِ طلب وفا
اُن (ﷺ) کا چچا تھا اور تُو ہاشم کی آل تھا
کیوں کر سکا نہ اُن (ﷺ) سے تو اے بولہب! وفا
اُمت میں آپ (ﷺ) کی ہیں مگر بے عمل ہوئے
دُنیا میں پھنس گئے تو ہوئی جاں بلب وفا
ہم پر نظرِ کرم کی ہو، توفیق ہو عطا
کرتے رہیں ہم آپ سے محبوبِ رب (ﷺ) وفا
اے پھولؔ تو نثار ہو ناموسِ شاہ (ﷺ) پر
محشر میں تیرے حق میں ہو وجہِ طرب وفا

تنویر پھولؔ (نیویارک)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کردار بھی وفا کا ہو، بولیں جو لب "وفا"
یوں پیشِ مصطفیٰ (ﷺ) ہو وفا، پیشِ رب وفا
طاعت عمل میں ہو تو کہو اس کو تب وفا
باتوں میں تو حضور (ﷺ) سے ہے روز و شب وفا
رُخ اس کا ہو حضور (ﷺ) کی جانب اگر، تو ہے
نافعِ کرم کی، دافعِ رنج و تعب وفا
اِغماض جس نے سیرتِ سرکار (ﷺ) سے کیا
اُس شخص کی خدائے جہاں سے ہے کب وفا
اے کاش، اُمتی یہ سمجھ لیں کبھی کہ ہے
لطفِ رسولِ ہر دو جہاں (ﷺ) کی طلب وفا
گر ہوں ہدف وفا کا قدومِ رسولِ پاک (ﷺ)
بخشش کا، مغفرت کا فقط ہے سبب وفا
دیں گے حضور (ﷺ) اُس کو سَنَد اِستجاب کی
حُسنِ عمل کی شکل میں آئے گی جب وفا
مرغوبِ رب ہے بندۂ مومن کی بندگی
اور ہے پسندِ خاطرِ محبوبِ رب (ﷺ) وفا
سب کچھ نثار کرتے تھے حکمِ حضور (ﷺ) پر
اصحابِ مصطفیٰ (ﷺ) کی رہی ہے عجب وفا

لبیک کہ کے آقا (ﷺ) ملن کے لیے گئے
دیکھی خدا نے ان کی بماہِ رجب وفا
دفنِ بقیعِ غرقدِ طیبہ کا اِذن دیں
منظور کر لیں میری جو شاہِ عرب (ﷺ) وفا
سرور (ﷺ) نے جن پہ زور دیا ہے، وہ ہیں صفات
"رحم، التفات، صبر، قناعت، ادب، وفا"
درکار ہے جو تجھ کو توجہ حضور (ﷺ) کی
محمودؔ روز پیش کر مدحت بہ لب وفا

راجا رشید محمودؔ

حُبِّ رسول (ﷺ) کی ہیں علامت ادب، وفا
یوں ہو گئے ہیں عینِ عبادت ادب، وفا
ذکرِ حضور (ﷺ) کی ہیں شہادت ادب، وفا
ہیں اعتبارِ بُرجِ سعادت ادب، وفا
ملتی ہے اس کو رافت و رحمت حضور (ﷺ) کی
دل میں ہے جس کے پاسِ شریعت ادب، وفا
رکھتا ہے اتباعِ پیمبر (ﷺ) میں ہر قدم
رکھتی ہے جس کی چشمِ بصیرت ادب، وفا
حُبِّ حبیبِ خالقِ ہر کائنات (ﷺ) میں

حُجّت ہے اُنس اور دلالت ادب، وفا
جاؤ وفا کے ساتھ مدینے کو با ادب
لائیں گے استجابِ ندامت ادب وفا
رُخ ان کا بس رسولِ خدا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی طرف رہے
ایسے میں خُلد کی ہیں ضمانت ادب، وفا
''رحم، التفات، صبر، قناعت ہے حُسنِ خُلق
مدحِ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی ہیں لطافت ادب، وفا
آقا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا ہو ادب، تو وفا رب کے دین سے
پھر تو ہیں بندگی کی نفاست ادب، وفا
ہیں مجملاً اطاعتِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے چھے نکات
''رحم، التفات، صبر، قناعت، ادب، وفا''
محمودؔ یادِ آقا و مولا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے ضمن میں
دل کے لیے ہیں وجہِ سکینت ادب، وفا

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اُمّت کو اپنی درس یہ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے دیا
''رحم، التفات، صبر، قناعت، ادب، وفا''
طائف ہو، فتحِ مکّہ یا خندق کا معرکہ
''رحم، التفات، صبر، قناعت، ادب، وفا''
فرقہ پرستی چھوڑ دے، بس ان پہ کر عمل
''رحم، التفات، صبر، قناعت، ادب، وفا''
یارانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا وتیرہ تھا عمر بھر
''رحم، التفات، صبر، قناعت، ادب، وفا''
بنتِ حلیمہؓ، شیماؓ بھی اس کی ہوئیں گواہ
''رحم، التفات، صبر، قناعت، ادب، وفا''
حاتم کی بیٹی سے بھی تھا ہمشیر سا سلوک
''رحم، التفات، صبر، قناعت، ادب، وفا''
لائے قصیدہ، دیکھا یہ ابنِ زُہیرؓ نے
''رحم، التفات، صبر، قناعت، ادب، وفا''
یکجا ہو اُن (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے نام پر، اپنا لے یہ صفات
''رحم، التفات، صبر، قناعت، ادب، وفا''
اے پھولؔ باغِ زیست میں لائیں گے یہ بہار
''رحم، التفات، صبر، قناعت، ادب، وفا''

تنویر پھولؔ

اشاریہ حمد و نعت گویانِ محترم

بلحاظِ حروفِ تہجی باعتبارِ تخلص

محمد اسلام شاہ (لاہور) ۶۶
محمد طفیل اعظمی (لاہور)۔ ۶۲، ۶۳
سائیں بشیر باوا (شیخوپورہ)۔ ۱۳، ۴، ۷
بشیر رحمانی (لاہور)۔ ۲۲، ۲۳، ۴۳، ۴۴، ۵۵، ۵۶
محبت خاں بنگش (کوہاٹ)۔ ۱۲
تنویر پھول (نیویارک)۔ ۸، ۱۶، ۳۲، ۳۶، ۴۰، ۵۱، ۵۲، ۶۲، ۷۲، ۷۷
حافظ محمد صادق (لاہور)۔ ۱۰، ۲۳، ۵۲، ۵۳
محمد یونس حسرت امرتسری (لاہور)۔ ۶۵
پیرزادہ حمید صابری (لاہور)۔ ۴، ۱۵، ۶۴، ۶۵، ۷۰، ۷۱
رفیع الدین ذکی قریشی (لاہور)۔ ۶، ۷، ۱۷، ۱۸، ۴۱، ۶۰
محمد بشیر رزمی (لاہور)۔ ۲۰، ۶۱
پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد)۔ ۱۸، ۶۷، ۶۸
اکرم سحر فارانی (کاموکے/گوجرانوالا)۔ ۲۶، ۵۶، ۵۷
فرزند علی شوق ایڈووکیٹ (گوجرانوالا)۔ ۲۱، ۵۹
شہزاد مجددی (لاہور)۔ ۱۹
محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری (حسن ابدال)۔ ۴۸، ۴۹
محمد علی طاہر (لاہور)۔ ۲۶
محمد ابراہیم عاجز قادری (لاہور)۔ ۹، ۲۴، ۲۵، ۴۲، ۴۹، ۵۰
پروفیسر محمد عباس مرزا (لاہور)۔ ۴۷
پروفیسر عذرا شوذب (ملتان)۔ ۵۲
عبدالحمید قیصر (لاہور)۔ ۱۵، ۶۷
گوہر ملسیانی (صادق آباد/ خانیوال)۔ ۶۲
راجا رشید محمود (لاہور)۔ ۱۱، ۳۰، ۳۱، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۴۵، ۴۶، ۶۸، ۶۹، ۷۲، ۷۳، ۷۵، ۷۶
محمد منشا قصوری (کوٹ رادھا کشن، قصور)۔ ۲۷، ۵۸
قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)۔ ۵۴، ۵۵
ضیا نیر (لاہور)۔ ۷، ۲۸، ۲۹

ساتویں سال کا پہلا

ماہانہ حمدیہ ونعتیہ طرحی مشاعرہ

۳۔ اپریل ۲۰۰۸ء (نمازِ مغرب کے بعد)

چوپال (ناصر باغ، لاہور)

صاحبِ صدارت: پروفیسر محمد عباس مرزا

مہمانِ خصوصی: بشیر رحمانی

مہمان شاعر: منشا قصوری (کوٹ رادھا کشن)

قاریٔ قرآن: محمد ابراہیم عاجز قادری

ناظمِ مشاعرہ: راجا رشید محمود

(چیئرمین سید ہجویر نعت کونسل/صدر ایوانِ نعت رجسٹرڈ)

مصرعِ طرح

''شعورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا''

شاعر:

محشر رسول نگری

سید ہجویر نعت کونسل
کا ۵۷واں
(ساتویں سال کا چوتھا) ماہانہ مشاعرہ
"شعورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا"

محشر رسول نگری صفحہ ۳۹

حمدِ خالقِ حقیقی جل جلالہ

تنویر پھول (نیویارک)۔۴۰
رفیع الدین ذکی قریشی (لاہور)۔۴۱
محمد ابراہیم عاجز قادری (لاہور)۔۴۲
بشیر رحمانی (لاہور)۔۴۳، ۴۴
راجا رشید محمود۔۴۵، ۴۶

"سرزمیں، حسیں، عالمیں" قوافی ..."سے ملا" ردیف

محمد عباس مرزا (لاہور)۔۴۷
طارق سلطانپوری (حسن ابدال)۔۴۸، ۴۹
محمد ابراہیم عاجز قادری۔۴۹، ۵۰
تنویر پھول۔۵۱، ۵۲
پروفیسر عذرا شوذب (ملتان)۔۵۲
حافظ محمد صادق (لاہور)۔۵۲، ۵۳
غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)۔۵۴، ۵۵
بشیر رحمانی۔۵۵، ۵۶
اکرم سحر فارانی (کاموکے)۔۵۶، ۵۷
منشا قصوری (کوٹ رادھا کشن)۔۵۸
فرزند علی شوق (گوجرانوالا)۔۵۹
رفیع الدین ذکی قریشی (لاہور)۔۶۰
محمد بشیر رزمی (لاہور)۔۶۱
گوہر ملسیانی (صادق آباد)۔۶۲
محمد طفیل اعظمی (لاہور)۔۶۲، ۶۳
پیرزادہ حمید صابری (لاہور)۔۶۴، ۶۵
محمد یونس حسرت امرتسری (لاہور)۔۶۵
محمد علی طاہر (لاہور)۔۶۶
محمد اسلام شاہ (لاہور)۔۶۶
عبدالحمید قیصر (لاہور)۔۶۷
ریاض احمد قادری (فیصل آباد)۔۶۷، ۶۸
راجا رشید محمود۔۶۸، ۶۹

غیر مردف نعتیں

پیرزادہ حمید صابری۔۷۰، ۷۱
تنویر پھول۔۷۲
راجا رشید محمود۔۷۲، ۷۳

پنجابی

بشیر باوا (شیخوپورہ)۔۷۴

"سر، معتبر، ثمر" قوافی۔ "زمیں سے ملا" ردیف

راجا رشید محمود۔۷۵

"شعور، سرور، غرور" قوافی۔ "عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا" ردیف

راجا رشید محمود۔۷۶

گرہ بند نعت

تنویر پھول۔۷۷

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

شعورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا
دوا بھی، درد بھی، جو کچھ ملا یہیں سے ملا

درِ نبی (ﷺ) پہ نہ کیوں ہو گمانِ عرشِ بریں
کہ سچ تو یہ ہے، خدا بھی ہمیں یہیں سے ملا

جہاں میں یوں تو مسیحا نَفَس ہوئے ہیں بہت
مگر نجات کا نسخہ اِسی امیں (ﷺ) سے ملا

رسول (ﷺ) اُسوۂ کامل ہے آدمیّت کا
بشر کو جوہرِ انسانیت یہیں سے ملا

اگر ہے وجہِ شرف کچھ تو آدمیّت ہے
یہ نکتہ آپ (ﷺ) کی تلقینِ آخریں سے ملا

وہ سادگی کہ زمانہ ہُوا فدا جس پر
سراغ اس کا ہمیں صبحِ اولیں سے ملا

خدا نے آپ کہا ہے تجھے سراجِ منیر
جہاں کو نورِ ہدایت تری جبیں سے ملا

محشر رسول نگری

حمدِ خالقِ حقیقی جل جلالہ

بہت عظیم، بڑا مقتدر، بہت اعلیٰ
ہے تیری حمد کا دونوں جہان میں چرچا

کرم ہے تیرا، کیا مصطفیٰ (ﷺ) کی اُمّت میں
ہمیں ہے تو نے نوازا، یہ فضل ہے تیرا

جو پہنچے کعبے کے در پر تو چشم و دل پگھلے
''شعورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا''

خطا کا بوجھ ہے سر پر، ہمیں معافی دے
نہیں ہے کوئی بھی رحماں! غفور تجھ جیسا

الٰہی! تیری حقیقت کو کوئی کیا سمجھے
بشر تو اپنی بھی ہستی کا راز پا نہ سکا

تری معافی، تری درگزر کی بھیک ملے
گناہ گارِ ازل ہیں، سرشت میں ہے خطا

یہ التجا ہے، عطا کر دے گوہرِ مقصود
نوازتی ہے اے وہّاب، سب کو تیری عطا

کھلائے تو نے ہیں گلشن میں پھول اور بوٹے
ردائے انجم و مہتاب سے فلک ہے سجا

کرم ہے پھولؔ پہ ہر آن اے ودود و غفور
تری رضا کا سوالی ہے یہ ترا بندہ

تنویر پھولؔ (نیویارک)

حمدِ خالقِ حقیقی جل جلالہ

دُعائے قلبِ حزیں میری سن لے میرے خدا!
مجھے حضور (ﷺ) کے صدقے میں راہِ راست دکھا

تری ہی ذاتِ مبارک ہے قادرِ مطلق
جو تو نے چاہا الٰہی! کبھی وہ ٹل نہ سکا

تری رضا ہی کی طالب ہے تیری ہر مخلوق
بغیرِ اذن ترے پتّا بھی نہیں ہلتا

الٰہی! تو نے ہی بارہ ربیعُ الاوّل کو
خزاں نصیب گلستاں کو پُربہار کیا

الٰہی! تیرے رسولِ کریم (ﷺ) نے آ کر
ہمارے بگڑے خد و خال کو سنوار دیا

الٰہی! یہ بھی تو احساں ہے تیرا ہی جو ہمیں
''شعورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا''

شعورِ عشق سے محروم جب ہُوا انساں
ترے حبیب (ﷺ) نے یا رب! اُسے یہ بخش دیا

جہاں کے لوگ گرے جا رہے تھے پستی میں
الٰہی! تیرے کرم ہی نے اُن کو تھام لیا

ملا کہیں سے نہ کوشش پہ بھی مجھے جو ذکیؔ
سکوں وہ ہر دو حرم ہی کی حاضری پہ ملا

رفیع الدین ذکیؔ قریشی (لاہور)

حمدِ خالقِ حقیقی جل جلالہ

الٰہی! تو نے ہی پھولوں کو رنگ و حسن دیا
ترے ہی نور سے شمس و قمر نے پائی جِلا
دُکھوں کے ماروں نے جب بھی تجھے ہے یاد کیا
اُنھیں سکون، قرار، اطمینان، چین ملا
الٰہی! پانی پہ تو نے زمیں کو ٹھہرایا
ہر اک فلک کو کھڑا بے ستُوں بھی تو نے کیا
اے ربِّ قادر و رزّاق و واجد و معطی
ہر ایک خلق کو دیتا ہے صرف تو ہی غذا
زمیں سے عرشِ عُلا تک ہے جو بھی کچھ موجود
اے بے نیاز! ہر اک ہے نیاز مند ترا
الٰہی! شکل و شباہت سے تو مُبرّا ہے
تو بے مثال ہے، کوئی نہیں مثیل ترا
الٰہی! اپنے غضب سے پناہ دے مجھ کو
کروں وہ کام کہ حاصل ہو جس سے تیری رضا
ترے حضور عمل وہ قبول ہوتا ہے
کسی طرح بھی نہ شامل ہو جس عمل میں ریا
الٰہی! تجھ سے دُعا مانگتا ہے یہ عاجزؔ
اسے بھی اپنی محبّت کا ایک جام پلا

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

حمدِ خالقِ حقیقی جل جلالہ

خدائے ربِّ جہاں! تو ہے زندگی کی پنا
ظہورِ ارض و سما تو نے لفظ "کُن" سے کیا
زمیں کی گود پہ تو نے جو التفات کیا
تو نعمتوں کا خزانہ اُسے کیا ہے عطا
یہ مہر و ماہ، یہ انجم، یہ کہکشاں، یہ ضیا
یہ گلشنوں میں بہاروں کے ساتھ رقصِ صبا
یہ شاخِ گل، یہ عنادِل کی نغمہ بار صدا
یہ سبزہ زار، یہ کھیتوں میں لہلہاتی ہوا
تری تلاش میں امکاں سے دور تر جو چلا
خرد کا آئنہ حیرت کدے میں ڈوب گیا
تری نظر جو نظر دارِ بحر و بر پہ ہوئی
شعور ذات کا عُشّاق کی نظر کو دیا
یہ کوہسار، یہ دریا، یہ گلشنوں کی بہار
دکھا رہی ہے تری صنعتوں کا حُسنِ ادا
نگاہ دار تو آئے گئے ہیں لاکھ یہاں
ترے وجود کی ہیئت نہ کوئی ڈھونڈ سکا
یہ پھول، پھل، یہ مزے دار ذائقوں کا سرور
مظاہرہ ہے تری لاجواب صنعت کا

مصوّری میں زمانے کی ہے تری تصویر
یہ عکسِ ذات ہے آئینۂ کمال ترا
یہ رنگ و نور کی بستی، یہ کہکشاں کا جمال
یہ حُسنِ جلوۂ خوباں، یہ زندگی کی ادا
یہ چیونٹی کی روانی، یہ ہاتھیوں کا سفر
یہ جنگلوں کی فضاؤں میں ہے شعار ترا
خرد تو راہِ صنم گر میں ہو گئی گمراہ
ترا پتا جو ملا، عشق کی نظر کو ملا
ترا وجود کسی پر نہ ہو سکا ظاہر
یہ اور بات کہ ہر شے میں ہے جمال ترا
بقا بھی تو ہے، بقا کا لطیف راز بھی تو
دل و نظر سے مگر ماورا ہے تیری رہنا
مرا شعور بھی ناقص ہے، علم بھی محدود
زبانِ عجز سے کیسے بیاں ہو تیری ثنا
ترے کمال پہ حیران عقلِ ناقص ہے
بشیرؔ کس طرح ڈھونڈے، ترے نشاں کا پتا

بشیرؔ رحمانی (لاہور)

حمدِ خالقِ حقیقی جل جلالہٗ

حضورِ ربِّ جہاں میں جو سر بسجدہ ہُوا
درِ نوازش و اَلطاف و التفات کھلا
زباں پہ رکھّو تو "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی"
پھَلا ہوا نظر آئے گا نخلِ حمد و ثنا
گھٹا اُمڈتی ہوئی ہو کہ ہو سنکتی ہَوا
ہر ایک سلسلہ خلّاقِ ہر جہاں سے چلا
درخت لیتے ہیں دھوپ اور روشنی سے غذا
تو انتظام ہے یہ بھی خدائے عالم کا
کرم سے جس کے، ہمیں خلعتِ وجود ملا
رکھیں نہ پیشِ نظر کس لیے اسی کی رضا
کروگے تم اگر اعادۂ دروسِ وفا
تو لطف رب کی عنایات کا نہ کم ہو گا
یہ فکر و دانش و حکمت کا نور، فہم و ذکا
خدائے پاک کا انساں کو ہے عطا کردہ
ہمارے آقا و مولا حبیبِ رب (ﷺ) نے کہا
نہیں ہے سجدہ خدا کے سوا کسی کو روا
جو لب پہ حمد کا نغمہ تھا، دل میں خوفِ خدا
تو اس سے اپنے عمل کا ہر ایک چاک سِلا

کروں نہ کیسے میں محمودؔ اس کی حمد و ثنا
وہی کہ جس کے ہیں ارض و سما، خلا و ملا

راجا رشید محمودؔ

یہ یاد رکھنا، تمھیں جو بھی کچھ کہیں سے ملا
مغیث و مُقسِط و منّان سے، مُعیں سے ملا
سرورِ حمدِ خدا خوشبوؤں کے ساتھ ہمیں
گلاب و لالہ و نسرین و یاسمیں سے ملا
بھرا جو رُوح کا دامن خدا نے رحمت سے
تو موتی چشمِ خجالت کا آستیں سے ملا
خوشا کہ ایک دن مکّہ کی خاک تھامے ہوئے
بگُولا میرے سر و رُخ سے اور جبیں سے ملا
اُٹھی نظر جونہی میزاب کی طرف میری
سحابِ لُطفِ خدا چشمِ شرگیں سے ملا
نبی (ﷺ) کی معرفت خلّاقِ کائنات نے دی
خدا کی ذات کا عرفان شاہِ دیں (ﷺ) سے ملا
میں حمد و نعت کو کہتا ہوں لازم و ملزوم
یہ نکتہ نکتہ رس و نکتہ آفریں سے ملا

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمیں تو چھوڑو کہ سب کچھ ہمیں اُنھی سے ملا
وجود "کُن" کو بھی سالارِ مرسلیں (ﷺ) سے ملا
حضور (ﷺ) دیکھ کر آئے ہیں خود شبِ اسریٰ
گماں کا منتشر پہلو حدِ یقیں سے ملا
امام وہ بنے جو سب سے خوبصورت ہو
ہمیں یہ حکم مدینے کے اک حسیں سے ملا
اب اُن کی نسل میں خوشبو کا ہے سفر جاری
کچھ ایسا تحفہ انھیں آپؐ کی جبیں سے ملا
خدایا! تُو جنھیں انعام سے نوازتا ہے
ہمیں بھی ایسے پیمبر (ﷺ) کے تابعیں سے ملا!
حضور (ﷺ) آپ کی یکتائی نے کیا جامع
وہ نور بکھرا ہوا جو کہیں کہیں سے ملا
اے کاش! جائے ولادت پہ نفل دو پڑھ لوں
الٰہی! تو مجھے ایسے کسی مُعیں سے ملا
اسیر سارے ہیں حُسنِ حضور (ﷺ) کے عبّاسؔ
زمانہ پہلے تھا کب ایسے نازنیں سے ملا

پروفیسر محمد عباسؔ مرزا (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مذاقِ حق نہ کسی اور سرزمیں سے ملا
جہاں ہے بارگہِ مصطفیٰ (ﷺ)، وہیں سے ملا

خزانہ علم و ہُدیٰ کا جو شاہِ دیں (ﷺ) سے ملا
نہ اوّلیں سے ملا ہے، نہ آخریں سے ملا

جو ایک اُمّی لقب کا ہے فیضِ علم و عمل
نہ اہلِ غرب، نہ دانش ورانِ چیں سے ملا

قرینہ زندگی کا، دین کا، سیاست کا
کتابِ سیرتِ محبوبِ عالمیں (ﷺ) سے ملا

سراغ انفس و آفاق کے حقائق کا
نبی (ﷺ) کی دانشِ تحقیق آفریں سے ملا

حیاتِ نوعِ بشر کو تمام حسن و جمال
تجلیاتِ رُخِ صادق و امیں (ﷺ) سے ملا

دکھائی دیتا ہے جو آج بزمِ ہستی میں
اُسے وہ نور رسولِ حرا نشیں (ﷺ) سے ملا

دیا دلائلِ محکم سے درس وحدت کا
رسولِ حق (ﷺ) نے گماں کو دیا، یقیں سے ملا

ہر آسمان نے اُن پر پڑھا درود و سلام
اُنہیں خراج محبت کا ہر زمیں سے ملا

گلاب و مشک کو کنزِ تعطّر و نکہت
ملیح طیبہ (ﷺ) کے گیسوئے عنبریں سے ملا

زیادہ اُس سے ہیں کوئے نبی (ﷺ) کے ذرّے منیر
رُخِ نبی (ﷺ) کو نہ مہتاب کی جبیں سے ملا!

درِ کریمِ مدینہ (ﷺ) پہ بار بار آئے
جواب، مانگنے والوں کو کب "نہیں" سے ملا

کہا درست ہے محشر رسول نگری کا
"شعورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا"

کسی رسولؑ و نبیؑ کو ملا نہیں طارؔق
جو مرتبہ اُنھیں خلّاقِ ماء و طیں سے ملا

محمد عبدالقیوم طارؔق سلطانپوری (حسن ابدال)

....

بتائیں کیا تمھیں، کیا کیا شہِ مبیں (ﷺ) سے ملا
خدا بھی ہم کو ملا ہے تو صرف انھی سے ملا

درودِ پاک میں ہے کیا حلاوت و خوشبو
پتا ہمیں یہ گلاب اور انگبیں سے ملا

زمیں پہ فتنہ و جنگ و فساد برپا تھے
قرار و امن و سکوں خیرِ عالمیں (ﷺ) سے ملا

ہمیں عقیدۂ توحید کی خبر ہی نہ تھی
شعور اس کا ہمیں شاہِ مرسلیں (ﷺ) سے ملا

خودی کو جانچ سکیں جس سے بندگانِ خدا
وہ آئینہ بھی شہِ صادق و امیں (ﷺ) سے ملا

درِ رسول (ﷺ) ہے رب کی عطاؤں کا مرکز
خدا سے جو بھی ملا ہے ہمیں، یہیں سے ملا
ملا ہے عطر جو پھولوں کو، میرا ایماں ہے
رسولِ خیر (ﷺ) ہی کی زلفِ عنبریں سے ملا
نہ دین ہی کا، نہ دُنیا کا تھا شعور ہمیں
قرینہ جینے کا ہم کو نبی (ﷺ) کے دیں سے ملا
جسے نصیب ہُوا، برملا یہ کہتا ہے
''شعورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا''
اُویسؒ و جامیؒ سے پوچھیں تو وہ کہیں گے یہی
''شعورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا''
نبی (ﷺ) کے سارے ہی عاشق ہیں متفق اس پر
''شعورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا''
بنا ہے عشقِ پیمبر (ﷺ) خمیر اس کا یوں
''شعورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا''
ہیں مُستنیر جو عاجز یہ مہر و ماہ و نجوم
یہ نُور ان کو بھی سرکار (ﷺ) کی جبیں سے ملا

محمد ابراہیم عاجز قادری

صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

سکون کعبے میں اُس جان آفریں سے ملا
''شعورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا''
فراقِ شاہ (ﷺ) میں چوبی ستون تھا گریاں
سکون کیسا اُسے شہ (ﷺ) کی شہ نشیں سے ملا
لگی ہے مُہرِ نبُوّت جو پشتِ سرور (ﷺ) پر
ثبوتِ ختمِ نبوّت ہے اس نگیں سے ملا
عدو بھی کہنے پہ صادق اُنھیں ہوئے مجبور
یہ درسِ صدق و امانت ہمیں امیں (ﷺ) سے ملا
وہ ہستی صاحبِ معراج (ﷺ) کی ہے، جس کے طفیل
علوئے عرش کا دروازہ اس زمیں سے ملا
خدا نے کہ دیا، میرا نبی (ﷺ) سراجِ منیر
سراغ روشنی اُس نورِ اولیں سے ملا
عجم سے نکلا، مدینے میں آیا تُو سلمانؓ!
یقیں کا رستہ تجھے چشمِ دوربیں سے ملا
زہے نصیب ہم اُن (ﷺ) کے گدا ہیں، در کے غلام
ہمیں تو جو بھی ملا، بالیقیں یہیں سے ملا
ملی حمیراؓ کو ظلمت میں گم شدہ سُوئی
یہ نور ان کو شہِ طیبہ (ﷺ) کی جبیں سے ملا
پڑا جو کال تو بھیجا اناج مکّے میں
یہ درس رحمت و احسان شاہِ دیں (ﷺ) سے ملا

کہی ہے پھول نے طیبہ میں جو معطّر نعت
یہ عطر اس کو اسی گلشنِ حسیں سے ملا

تنویر پھول

....

بشر کو اوج و شرف فخرِ عالمیں (ﷺ) سے ملا
زمیں کو اوجِ سما بوریا نشیں سے ملا
تمام اہلِ نظر پر رہے گا یہ احساں
پتا خدا کا انھیں کعبۂ یقیں سے ملا
اُسی کے جلوؤں سے روشن ہوئے ہیں فکر و نظر
اُجالا دل کو اسی نورِ اوّلیں سے ملا
جہاں یہ پاک ہُوا ظلمت و جہالت سے
عیارِ صدق و صفا صادق و امیں (ﷺ) سے ملا
اُسی کے در سے ملی ہے نجات آدم کو
قرارِ جاں کو اُسی جان آفریں سے ملا
دیارِ شوق میں پاسِ ادب درود و ثنا
"شعورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا"
شفیعِ روزِ جزا (ﷺ) بگڑی خود بنا دیں گے
گناہ گاروں کو یہ آسرا وہیں سے ملا

پروفیسر عذرا شوذب (ملتان)

....

نبی (ﷺ) کے شہر کی جو خاکِ دل نشیں سے ملا
وہ چاندنا نہیں ہم کو مہِ مبیں سے ملا

نبی (ﷺ) کی سیرتِ اطہر نے دل کیا شاداں
سرور ان کے رُخِ نور آفریں سے ملا
رسولِ پاک (ﷺ) ہیں ہر دور کے لیے رحمت
مقام کیسا انھیں ربِّ عالمیں سے ملا
بجز خدا نہیں سجدہ روا کسی کو بھی
بشر کو اس کا پتا فخرِ مرسلیں (ﷺ) سے ملا
بتایا فرق انھوں نے میانِ نیک و بد
شعورِ زیست یقیناً ہمیں انھی سے ملا
ہوئے جو حل نہ مسائل کسی سے، ان کا حل
رسولِ عاقل و دانش ور و متیں (ﷺ) سے ملا
شفق نے پائی ہے سرخی نبی (ﷺ) کے گالوں سے
تو نور چاند کو ان کی حسیں جبیں سے ملا
بھلائی اس میں یقیناً ہماری مضمر ہے
جو حکم رب کا ہمیں صادق و امیں (ﷺ) سے ملا
ہر ایک لب پہ رواں ہیں درود کے نغمے
"شعورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا"
جو خطبہ آپ (ﷺ) نے فرمایا روزِ حجِّ وداع
جواب اس کا نہیں دہر میں کہیں سے ملا
بلند درجہ ملا جس کو جو بھی اے حافظ
وہ سب اطاعتِ پیغمبرِ امیں (ﷺ) سے ملا

حافظ محمد صادق (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"شعورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا"
سُراغِ حُسن درِ مُرسلِ امیں (ﷺ) سے ملا
کسے خبر تھی خدا کے وجود و ہستی کی
پتا خدا کا ہمیں شاہِ عالمیں (ﷺ) سے ملا
جہانِ فکر و نظر میں چمک اُسی کی ہے
جو نور ماہِ عرب (ﷺ) کے رُخ و جبیں سے ملا
سلیقہ دُودۂ آدم کو جینے مرنے کا
رسولِ ہاشمی (ﷺ) کے اُسوۂ مبیں سے ملا
ہمیں تو اُس کی زیارت بھی اِک عبادت ہے
جو خوش نصیب شہنشاہِ عالمیں (ﷺ) سے ملا
اُنھی کی نسبتِ عالی ہے افتخار مرا
ہر ایک رتبۂ دُنیا اُنھی کے دیں سے ملا
چمک رہا ہے اُسی سے جہانِ امکانات
جو نور شمس و قمر کو تری جبیں سے ملا
نشانِ فضیلتِ انساں کا صرف تقویٰ ہے
یہ راز آپ (ﷺ) کے پیغامِ آخریں سے ملا
عطائے رحمتِ عالم (ﷺ) ہیں ساری خوشبوئیں
تمام عطر مدینے کی گُل زمیں سے ملا

غزل، قصیدہ، رُباعی نہ میرے کام آئی
قرارِ نعت کے گُلہائے عنبریں سے ملا
گمان و وہم کا کیا کام ہے عقیدت میں
مجھے جو کچھ بھی ملا، جذبۂ یقیں سے ملا
ہے جس کا نام مدینہ منوّرہ نازشؔ
ہر ایک درد کا درماں ہمیں وہیں سے ملا

قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)

نہ شش جہت سے ملا ہے، نہ کچھ کہیں سے ملا
نظر کو جلوۂ توحید شاہِ دیں (ﷺ) سے ملا
نہ فاضلیں سے ملا ہے، نہ عاقلیں سے ملا
"شعورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا"
بھٹک رہی تھی حقیقت کی جستجو میں نظر
درِ اللہ مجھے راہِ شاہِ دیں (ﷺ) سے ملا
کسے خبر تھی کہ ہم کیا ہیں، یہ جہاں کیا ہے
یہ راز امانتِ قرآن کے امیں (ﷺ) سے ملا
بہارِ عرش کی خوشبو ہے جس کے دامن میں
وہ لامکاں کا چمن فرش کے مکیں سے ملا
مرے حضور (ﷺ) کے فیضان کا ہے کیا کہنا
نظر کو حُسن بھی محبوبِ عاشقیں سے ملا
جو دے سکا نہ مجھے کوئی عالمِ "کُن" میں
وہ راز خالقِ دوراں کے ہم نشیں سے ملا

مرے وجود پہ رحمت کا سایہ ہے موجود
یہ مرتبہ مجھے سلطانِ مُرسلیں (ﷺ) سے ملا

نظر فروز ہے جس میں جمالِ منزلِ دیں
وہ قاعدہ مجھے سردارِ قائدیں سے ملا

کبھی رُکے تھے جہاں رہبر زمانہ بشیرؔ
نشانِ منزلِ ایماں مجھے وہیں سے ملا

بشیرؔ رحمانی (لاہور)

نہ آسماں سے ملا ہے، نہ سرزمیں سے ملا
بہارِ ''کُن'' کا چمن، باغبانِ دیں سے ملا

نہ حاضریں سے ملا ہے، نہ غائبیں سے ملا
جمالِ عرش نشیں حق کے جانشیں سے ملا

جو قدسیانِ درِ عرشِ زیست پا نہ سکے
وہ رازِ حسنِ ازل شاہِ مرسلیں (ﷺ) سے ملا

زمانہ ڈھونڈ رہا تھا جسے وہ شہرِ الٰہ
مرے حضور (ﷺ) کے دروازۂ مبیں سے ملا

حریمِ دل میں اُتر آئے حسن کے جلوے
جو بامِ عشقِ محمد (ﷺ) کے عاشقیں سے ملا

جہاں پڑاؤ بنایا تھا رہبرِ دیں نے
سُراغ منزلِ توحید کا وہیں سے ملا

خودی کے راز سے واقف تھا کون دُنیا میں
متاعِ دین خداوند کے امیں سے ملا

زمانے بھر میں تھے غارت گری کے ہنگامے
نظامِ امن شریعت کی سرزمیں سے ملا

اُداس اُداس تھا منظر، نظر بھی ویراں تھی
خدا کا جلوہ محمد (ﷺ) سے ہم نشیں سے ملا

صنم کدوں کے فسوں میں بھٹک رہی تھی نظر
کرم حضور (ﷺ) کا طٰہٰ کے قارئیں سے ملا

دیا نُجات کا مُژدہ شفیعِ محشر (ﷺ) نے
جب اُن کو نامۂ فریادِ مُذنبیں سے ملا

وجود جس کا ازل کی سحر سے ہے موجود
مجھے وہ جلوہ محمد (ﷺ) کے نائبیں سے ملا

نماز میں نے پڑھی عشق کے مُصلّے پر
سرِ نیاز جو سردارِ مُرسلیں (ﷺ) سے ملا

کبھی جو اُس نے کہی نعتِ شافعِ محشر (ﷺ)
سحرؔ کو خلد کا پروانہ شاہِ دیں (ﷺ) سے ملا

اکرم سحرؔ فارانی (کاموکے)

نہ دشت سے، نہ چمن سے، نہ کچھ کہیں سے ملا
ملا جو کچھ بھی مجھے، رحمتِ مبیں (ﷺ) سے ملا

نہ عالمیں سے ملا ہے، نہ کاملیں سے ملا
''شعورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا''

درود پڑھ کے لکھی ہے جو نعتِ سرورِ دیں (ﷺ)
لباسِ خلد مجھے عرش کے مکیں سے ملا

بھٹک رہا تھا زمانے کی رہگزر میں خیال
خدا کا راز مجھے رہبرِ یقیں (ﷺ) سے ملا

نقوشِ پائے محمد (ﷺ) کی روشنی ہے جہاں
چراغِ دینِ پیمبر (ﷺ) مجھے وہیں سے ملا

مجھے نبی (ﷺ) سے ملا ہے شعورِ آگاہی
نہ اجنبی سے ملا ہے، نہ ہم نشیں سے ملا

جو آرزو تھی کبھی رہبرانِ منزل کی
وہ مرتبہ مجھے سرتاجِ قائدیں (ﷺ) سے ملا

خرد کی آنکھ سے جس کو نہ پا سکا کوئی
مجھے وہ گنبدِ خضریٰ کے عاشقیں سے ملا

سجائے میں نے لبوں پر جو پھول مدحت کے
بہارِ خلد کا انعام شاہِ دیں (ﷺ) سے ملا

گیا ہے فرش سے جو تا بہ عرش اے منشاؔ
وہ راستہ مجھے سالارِ مرسلیں (ﷺ) سے ملا

محمد منشاؔ قصوری (کوٹ رادھا کشن)

....

نہ چرخ سے، نہ خلا سے، نہ کچھ کہیں سے ملا
کمالِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا

گیا ہے فرشِ زمیں سے جو عرشِ اعظم تک
وہ زینہ گنبدِ انوار کے مکیں سے ملا

خیانتوں کے زمانے میں جو رہا ہے امین
امانتوں کا خزانہ بھی اُس امیں (ﷺ) سے ملا

جو اب تجلیٔ توحید سے عبارت ہے
وہ روشنی کا جہاں آفتابِ دیں سے ملا

کھُلا تھا جس میں شعورِ حیات کا مکتب
مجھے شعور اُسی قریۂ حسیں سے ملا

جہانِ شر میں سکون و قرار کا مخزن
رسولِ خیر (ﷺ) کے اک جلوۂ مبیں سے ملا

جھکا رہا تھا جبیں بت کدوں کی ظلمت میں
ازل کا نور مجھے شاہِ مرسلیں (ﷺ) سے ملا

جہاں جہاں بھی رسولِ کریم (ﷺ) ٹھہرے تھے
نشاطِ وقت کا جلوہ وہیں وہیں سے ملا

مری جبیں پہ جھکیں کیوں نہ مہر و ماہِ یقیں
مقامِ سجدہ مجھے آپ (ﷺ) کی جبیں سے ملا

جہاں ہیں داورِ محشر کی رحمتیں ہر سُو
وہ رستہ رہبرِ جنتِ بریں سے ملا

کرم ہے شوقؔ رسولِ کریم (ﷺ) کا مجھ پر
بہارِ دیں کا چمن مجھ کو شاہِ دیں سے ملا

فرزند علی شوقؔ (گوجرانوالا)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شعورِ زیست بھی طیبہ کی سرزمیں سے ملا
سکونِ قلب و نظر بھی ہمیں وہیں سے ملا

جسے خدا نے کیا اپنے نور سے تخلیق
جہاں کو نور اُسی نورِ اولیں (ﷺ) سے ملا

خدا کی ذات کی مُنکر ہوئی تھی نوعِ بشر
پتا خدا کا اُسے شاہِ مرسلیں (ﷺ) سے ملا

کہا حضور (ﷺ) سے جبریلؑ نے بصد تحسین
حسین آپ سے بڑھ کر نہ اور کہیں سے ملا

جہاں جہاں بھی پڑے پاؤں سرورِ دیں (ﷺ) کے
نشانِ جنتِ ماوا وہیں وہیں سے ملا

گلوں کے پھیکے کسیلے جو رس کا شہد بنا
پتا درود کی برکت کا انگبیں سے ملا

تلاش پر بھی کہیں سے نہ مل سکا یہ مگر
"شعورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا"

میں جس کی کھوج میں گھوما پھرا یہاں سے وہاں
قرارِ جاں وہ مدینے کی سرزمیں سے ملا

ذکی! پہنچ کے مدینے میں دل نے مجھ سے کہا
نشانِ خلدِ بریں بھی ہمیں یہیں سے ملا

رفیع الدین ذکی قریشی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہاں جو کچھ بھی ملا دستِ دلنشیں سے ملا
ہمیں جواب کبھی بھی نہیں، "نہیں" سے ملا

ہمارے قول و عمل میں مٹھاس رہتی ہے
وفا کا جام کھجوروں کی سرزمیں سے ملا

اسی کو کہتے ہیں تقدیر کی عمل داری
نشانِ راہ محمد (ﷺ) کے عاشقیں سے ملا

اندھیری رات میں ہر سُو بھٹکنے والوں کو
ستارۂ سحری آپ (ﷺ) کی جبیں سے ملا

طفیلؓ نے بھی کہا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
خدا کے گھر میں جونہی مخبرِ امیں سے ملا

جہاں جہاں بھی قدم رشکِ مہر نے رکھے
ازل کا نور وہیں سے ملا، وہیں سے ملا

خدا گواہ، رسالت کے دستِ رحمت سے
نشہ صلوٰۃ کا وحدت کے ساتگیں سے ملا

سیاہ پیرہنی پر ہے خوش نظر کعبہ
یہ رنگ آپ (ﷺ) ہی کی چشمِ سرمگیں سے ملا

کوئی مثال نہ اُن کی کہیں ملی رزمیؔ
میں کائنات میں ہر چند ہر حسیں سے ملا

محمد بشیر رزمی (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ثنا کا ذوق مدینے کے مہ جبیں (ﷺ) سے ملا
نخیلِ شوق کو سیمیں ثمر انھی سے ملا
جمالِ حسنِ عمل پایا شاہِ عالم (ﷺ) سے
جلالِ فقر و غنا صادق و امیں (ﷺ) سے ملا
متاعِ فکر مدینے کی درس گاہ میں ہے
ملا ہے نورِ بصیرت جسے' وہیں سے ملا
مری نگاہ میں رہتے ہیں بدر کے لمحے
مجھے تو حوصلہ جب بھی ملا' انھی سے ملا
ملا ہے نورِ ہدایت اگرچہ بطحا سے
''شعورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا''
اسی لیے تو ہے شیریں کلام گوہرؔ کا
بیاں کا حسن اُسے لحنِ دل نشیں سے ملا

گوہرؔ ملسیانی (صادق آباد/خانیوال)

....

مرے جنوں کو سکوں جو ملا' وہیں سے ملا
''شعورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا''
نبی (ﷺ) سے پہلے اندھیرے کی بادشاہی تھی
جہاں کو حُسن ملا' حسن آفریں سے ملا
کئی زمانے اِسی جستجو میں گزرے ہیں
عبادتوں میں خدا شاہِ مرسلیں (ﷺ) سے ملا

تبھی فضائے مدینہ خوشی مناتی ہے
یہ وہ جگہ ہے جہاں آسماں زمیں سے ملا
نبی (ﷺ) جہاں میں عمل کی مثال ٹھہرے ہیں
عمل کا رستہ اُسی صادق و امیں (ﷺ) سے ملا
حیات کیسے زمانے میں خرچ کرنی ہے
نظامِ زیست اُسی بوریا نشیں (ﷺ) سے ملا
نبی (ﷺ) کے فیض کا چشمہ جہاں میں جاری ہے
اس اعظمیؔ کو بھی دُنیا میں دیں وہیں سے ملا

محمد طفیل اعظمیؔ (لاہور)

....

خدا گواہ کہ جو کچھ ملا' وہیں سے ملا
''شعورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا''
حضور (ﷺ) آپ سا کوئی نہیں زمانے میں
حضور (ﷺ) آپ سا ہم کو نہیں کہیں سے ملا
ہزار صدیوں کی وسعت تھی جس ستارے میں
وہ ایک نور تھا جو آپ (ﷺ) کی جبیں سے ملا
زمیں پہ چاند ستاروں پہ روشنی اُس کی
یہ روشنی کا تسلسل اُسی امیں (ﷺ) سے ملا
یقیں ہے سب کو کہ ہیں آخری رسول احمد (ﷺ)
سراپا آپ ہی کا نورِ اوّلیں سے ملا
یہ دھوپ' ابر اور یہ روشنی انھی سے ہے
فلکؔ کو حسن تو سارا اُسی حسیں (ﷺ) سے ملا

اشفاق فلکؔ (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خزانہ خیر کا یہ خیرِ مُرسلیں (ﷺ) سے ملا
بشر کو دین کا عرفان شاہِ دیں (ﷺ) سے ملا

حضور (ﷺ) جب شبِ معراج عرش پر پہنچے
فرازِ عرش مدینے کی سرزمیں سے ملا

اُنھی کی ذات سے انسانیت ہوئی ہے بلند
شعورِ عظمتِ انسان بھی انھی سے ملا

سلیقہ جینے کا پژمُردہ روحِ دُنیا کو
رسولِ خیر (ﷺ) کی تہذیب دل نشیں سے ملا

بساطِ چرخ کے موہوم سنگ ریزوں کو
یہ نور خاتمِ دارین (ﷺ) کے نگیں سے ملا

زرِ علوم جہالت شعار مُفلِس کو
رسولِ حق (ﷺ) کے دبستانِ آخریں سے ملا

ریاضِ قلب تھا جس کی بہار سے محروم
مجھے وہ حسنِ تیقّن ترے یقیں سے ملا

اُنھی نے درد کی لذّت سے قلب گرمائے
نشاطِ روح کا سامان بھی انھی سے ملا

بھٹک رہی تھی اندھیروں میں آگہی کی تلاش
اُجالا شامِ تمنّا کو صبح دیں سے ملا

خُدائے واحد و بے مثل کا دو عالم کو
سراغ آپ (ﷺ) کی تبلیغِ دل نشیں سے ملا

گیا ہے فرش سے تا عرشِ ارتقا جو حمیدؔ
وہ زینہ گنبدِ سرسبز کے مکیں سے ملا

پیرزادہ حمیدؔ صابری (لاہور)

.....

"شعورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا"
کہ جو بھی مرتبہ مجھ کو ملا یہیں سے ملا

نظارے خلدِ بریں کے مجھے نظر آئے
درِ حبیبِ خدا (ﷺ) جب مری جبیں سے ملا

نبی (ﷺ) کی سیرتِ اطہر مئے طہور بنی
کہ جامِ عشق اسی جامِ انگبیں سے ملا

اُسی کو بانٹتا پھرتا ہوں آج میں ہر سُو
خزانہ مِہر و مروّت کا جو وہیں سے ملا

مجھے عطا ہوئی رفعت وِلائے آقا (ﷺ) سے
کہ آسمان کا در آپ (ﷺ) کی زمیں سے ملا

ہوں جس میں سارے ہی اوصاف مصطفیٰ (ﷺ) جیسے
ہزار ڈھونڈا نہ ایسا بشر کہیں سے ملا

اب اور کیا رہے حسرتؔ جہان میں باقی
یقیں کا زر مجھے جب آپ (ﷺ) ہی کے دیں سے ملا

محمد یُونُس حسرتؔ امرتسری (لاہور)

.....

"شعورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا"
گماں کو پختہ یقیں بھی ہمیں یہیں سے ملا

بنا وہ رشکِ جہاں اور قبلہ دُنیا کا
یہ رُتبہ طیبہ کو اک بوریا نشیں سے ملا

سکونِ دل کی طلب میں مَیں ہر جگہ پہنچا
ملا انھی کے ہے در سے، نہ یہ کہیں سے ملا

بلالؓ اہلِ وفا کے جو تاجدار بنے
اُنھیں یہ تاج غلامیِ شاہِ دیں (ﷺ) سے ملا

حضورِ بیتِ نبی (ﷺ) میں نہ ہو صدا اونچی
ادب کا حکم یہ خلاقِ عالمیں سے ملا

فضائیں اب بھی معطّر ہیں جس کی خوشبو سے
گلوں کو مشک بھی اُس جسمِ عنبریں سے ملا

جفا شعار مِرے ذہن و دل کو اے طاہر
"شعورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا"

محمد علی طاہر (لاہور)

"شعورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا"
خدا یہیں سے ملا، مصطفیٰ (ﷺ) یہیں سے ملا

تمام دہر پر تاریکیاں مسلّط تھیں
اُجالا ہر نگر کو نورِ اوّلیں (ﷺ) سے ملا

محمد اسلام شاہ (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ملا سلیقہ محبّت کا تو وہیں سے ملا
"شعورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا"

سکونِ قلب و نظر بھی اگر ملا ہے ہمیں
نبی (ﷺ) کی ذات پہ ایمانِ بالیقیں سے ملا

مِری رگوں میں ہوئی ایک سرسراہٹ سی
غبار پائے نبی (ﷺ) جب مِری جبیں سے ملا

محبّتوں کے خزینے ملے تو طیبہ سے
جو اک حسینِ حسیناں ملا، وہیں سے ملا

ملی جو دولتِ ایماں، ملی مدینے سے
خدا ملا جو ہمیں، باخدا وہیں سے ملا

نکل سکا نہ غلاموں کی صف سے پھر باہر
جو ایک بار مِرے صادق و امیں (ﷺ) سے ملا

جمیل آپ (ﷺ) رفیق و شفیق بھی تھے آپ
کریم آپ (ﷺ) سا کوئی نہ پھر کہیں سے ملا

وہ چند روز جو قیصرؔ کٹے مدینے میں
تمام عمر کو لطف و سکوں انھی سے ملا

عبدالحمید قیصرؔ (لاہور)

پتا خدائے جہاں کا ہمیں وہیں سے ملا
"شعورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا"

تو چاہتا ہے اگر عظمتوں کے گُر پانا
تو ذرّے خاکِ مدینہ کے اِس جبیں سے ملا
فرازِ عرش اگر چاہتا ہے تو بھی ریاضؔ
تو اپنے سر کو مدینے کی سرزمیں سے ملا

ریاض احمد قادری (فیصل آباد)

....

سکوں ملا تو درِ صادق و امیں (ﷺ) سے ملا
کسی کو آج تک ایسا اور بھی کہیں سے ملا؟
مجھے قبالۂ بخشش، خریطۂ جنت
رسولِ پاک (ﷺ) کے تذکارِ دل نشیں سے ملا
خدا کو اور کسی نے کبھی نہیں دیکھا
سرِ دنا وہ فقط شاہِ مرسلیں (ﷺ) سے ملا
حضور (ﷺ) نورِ خدا ہیں، یہاں گماں کیسا
اُجالا جس کسی کو بھی ملا، یقیں سے ملا
جو جاؤ طیبہ، ہو نیت نبی (ﷺ) کے روضے کی
مقام جو بھی مکاں کو ملا، مکیں سے ملا
ہو بعدِ فجر زباں نعت خواں، نظر گیلی
تو گویا سلسلہ ملہار و بھیرویں سے ملا
میں بار بار نہ کیوں جاؤں شہرِ طیبہ کو
مجھے تو جو بھی کچھ حاصل ہوا، وہیں سے ملا
قبالہ رب سے فضیلت کا، میرے آقا (ﷺ) کو
ملا تو نبیوںؑ کے میثاقِ اوّلیں سے ملا

جواب حضرتِ جبریلؑ سے نفی میں ملے
سوال یہ ہو کہ مثل ان (ﷺ) کا بھی کہیں سے ملا؟
ہر اک جہاں کی ہر مخلوق کو پیامِ سکوں
ملا تو رحمتِ سرکارِ عالمیں (ﷺ) سے ملا
صحابہؓ نے جو پیمبر (ﷺ) سے پایا تھا، ہم کو
وہ فیض تابعیں سے، تبعِ تابعیں سے ملا
وہ جو حضور (ﷺ) کے قدمین کی طرف کو جھکی
فرازِ زیست کا نکتہ اُسی جبیں سے ملا
مری مسرتوں کا، بہجتوں کا ہر ناتا
ربیعُ الاوّلِ آقا (ﷺ) کی بارھویں سے ملا
نہیں محب جو نبی (ﷺ) کا، وہ دیں کا دشمن ہے
کبھی نہ ہاتھ تو اُس مارِ آستیں سے ملا!
ہزار تہنیت محمودؔ اس کو ہے، جس کو
ثواب نشرِ احادیثِ اربعیں سے ملا

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ظہور میرے تخیّل میں جب نبی (ﷺ) کا ہُوا
حریمِ روح میں گلشن درود کا مہکا
نبی (ﷺ) کی مدح میں خامہ جو لوحِ دل پہ چلا
تو مجھ پہ بابِ حضوری خدا نے کھول دیا
کبھی کہیں جو مجھے زائرِ مدینہ ملا
وفورِ شوق میں پیمانہ ضبط کا چھلکا
دلوں میں آئی دراڑیں بھی آپ (ﷺ) ہی نے بھریں
دریدہ دامنِ تہذیب آپ (ﷺ) ہی نے سیا
وہ لوگ بارگہِ حق میں سرخرو ٹھہرے
نبی (ﷺ) کے اُسوۂ عالی کا رنگ جن پہ چڑھا
یہ ربِّ کعبہ کا اعلانِ خاص ہے لاریب
کہ خَلق پر بڑا احسان ہے رسول (ﷺ) بڑا
حضور (ﷺ) آئے تو کونین جگمگا اُٹھے
جمالیات کا عالم چمک چمک اُٹھا
زمین کانپ گئی ہے، لرز گئے ہیں پہاڑ
کلامِ حق جو محمد (ﷺ) کے قلب پر اُترا

خوشا وہ خُلقِ معظم کی شبنمی حدّت
جہاں کے سنگ دلوں کا مزاج موم ہوا
اُسی کے نقشِ قدم پر ہے منزلوں کا نزُول
کیا ہے رہبرِ عالم (ﷺ) کو جس نے راہنما
لبوں پہ غنچۂ اسمِ حضور (ﷺ) کھلتے ہی
ترانہ گنبدِ جاں میں درود کا گونجا
حضور (ﷺ) مجھ پہ بھی کیجے نگاہِ لطف و کرم
حضور (ﷺ) مجھ پہ بھی کیجے کُشادہ بابِ عطا
کہوں گا اُمّتِ خفتہ پہ جو بھی گزری ہے
بقیدِ ہوش حضورِ شہِ زماں (ﷺ) جو گیا
ملا جو حسنِ ازل سے نبی (ﷺ) کا عشق مجھے
ہوا ہے مجھ سا بھی بے مایہ صاحبِ مایہ
مگن ہے مدحتِ محبوبِ لم یزل (ﷺ) میں حمیدؔ
غمِ نجات ہے اُس کو نہ حشر کا دھڑکا

پیرزادہ حمیدؔ صابری (لاہور)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے بے مثال اویسؓ و بلالؓ کا جذبہ
''شعورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا''
منارِ نور سے قلب و نظر ہوئے روشن
سراج نور نبی (ﷺ) ہیں، وہی ہیں نورِ ہدیٰ
وہ لائے آپ (ﷺ) ہیں قرآن، بے مثال ہے جو
یہ معجزہ ہے شہِ دیں (ﷺ) کا آج بھی زندہ
کہا یہ آپ (ﷺ) نے، ایمان اُس کا خطرے میں
جو پیٹ اپنا بھرے، بھوکا اس کا ہمسایہ
نبی (ﷺ) کے سامنے انسان سب مساوی ہیں
بڑائی دیتا ہے رب کی نظر میں بس تقویٰ
پیامِ امن ہے، منشورِ آدمیت ہے
پڑھو جو غور سے آقا (ﷺ) کا آخری خطبہ
نبی (ﷺ) کے فیض سے اس گلستانِ عالم میں
ملا ہے پھولؔ تجھے رنگِ علم، بوئے وفا

تنویر پھولؔ

....

لبوں پہ جس کے رہے نغمہ ہائے صلِ علیٰ
وہ سر پہ پائے گا محشر میں چتر رحمت کا
گئے زیارتِ طیبہ کو ہم تو ایسا لگا
جوارِ عرش تک گویا کہ ہو گئے ہیں رسا

صفا و مروہ ہوں کہ بوقُبیس و ثور و حرا
نقوشِ پائے نبی (ﷺ) نے مقام ان کو دیا
طلب کے کاسے پہ نقشہ عقیدتوں کا جما
تو ہم کو ٹکڑا درِ سرورِ جہاں (ﷺ) سے ملا
سوائے خاکِ شفائے مدینہ کیسی شفا؟
سوائے آبِ مدینہ نہیں ہے آبِ بقا
ہے کامیابی کا دونوں جہاں میں اک نسخہ
درودِ سرورِ کون و مکاں (ﷺ) صباح و مسا
کہاں جچے گا مرے دل کو رنگِ سُرخ و سپید
کہ میری روح پہ چھایا ہُوا ہے رنگ ہَرا
سیاہی فردِ عمل کی، ڈھلی سپیدی میں
وجود کھو گئی اُن (ﷺ) کی عطا سے میری خطا
ملی رسولِ مکرّم (ﷺ) سے معرفت رب کی
''شعورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا''
اِسے جو پیار دلی ہے قصیدہ بُردہ سے
حضورِ پاک (ﷺ) کی محمودؔ کو ملے گی ردا

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں تاں حبیب (ﷺ) دے ناں دا ہمیشہ کرناں چَلا
"شعورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا"
گلاب سوچ مری جد عطر کشید کرے
خیال نال کراں ریت دی تلی تے طلا
مرے وسیب سجا دے حضور (ﷺ) جانُو نیں
مرے نصیب دی بِجھ نے کدی نہیں کیتا گِلا
ترا وجود اجے وی ہے وخت نُوں پھڑیا
مری دلیل مدینے نوں ٹُر پئی اے دِلا!
سکونِ قلب مرا نت سرُور پاندا اے
درودِ پاک پڑھاں، میں کدی نہیں منگیا صلہ
مرا خمیر دھمادارہ باس مومن دی
مرا سریر نہاندا روے چ نور تُلا
سدا سی چلدا تسلسل کدی نہ رکیا سی
کلیم صفت، قلم میری وا دے وانگ چلا
مرے ضمیر دی ہر اکھ زیارتاں منگے
مرے ہر خاب چ مالک! رسولِ پاک (ﷺ) ملا
جمالِ شمس، قمر، نوں عطا جو کر دے بشیرؔ
جمیل جسم معطر مری دیں ہوند حلا

بشیر باوا (شیخوپورہ)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نظر کا زاویہ اُس معتبر زمیں سے ملا
مجھے تو نور تک طیبہ کی سرزمیں سے ملا
فلک سے پایا نکلتا ہُوا سرِ گنبد
تو اس کو دیکھتے ہی میرا سر، زمیں سے ملا
بچھی ہوئی تھی قدومِ حضور (ﷺ) کے نیچے
سو، ہم کو پیار کا گہرا اثر زمیں سے ملا
جو بویا نخلِ عقیدت زمینِ طیبہ میں
تو ہم کو لطف و کرم کا ثمر زمیں سے ملا
بچھا یوں جاتا ہوں نامِ حضور (ﷺ) پر کہ مجھے
یہ خاکساری کا سارا ہُنر زمیں سے ملا
شرف جو خاکِ مدینہ کی دید کا پایا
مری نگاہ کو اک کرّ و فر زمیں سے ملا
جو چلنا چاہے رہِ راست پر پیمبر (ﷺ) کے
ہٹا فلک سے، اور اپنی نظر زمیں سے ملا!
نبی (ﷺ) کے لطف سے محمودؔ وہ ثمر دے گا
رہے گا جب تلک کوئی شجر زمیں سے ملا

راجا رشید محمودؔ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"شعورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا"
سرُورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا

جو ابتدائے محبّت خدا کے گھر سے ہوئی
وفورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا

یہاں جو سر کو جھکایا تو سربلندی ملی
غرورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا

جنونِ عشق میں بندے جہان بھر میں پھرے
صُبُورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا

بہت تھا دل پہ مرے بے حضوریوں کا اثر
حضُورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا

گلا تو گھٹنے ہی والا تھا میرا ظلمت سے
کہ نور عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا

جہاں پہ جلنے جلانے کی کوئی بات نہیں
وہ طورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا

راجا رشید محمود

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رواں حجاز کی جانب تھا رہروِ خستہ
"شعورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا"

فراقِ شاہ (ﷺ) میں روتا تھا روح کا طائر
"شعورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا"

رہا نہ دل کو مرے ہوشِ آبلہ پائی
"شعورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا"

شرابِ حُبِّ نبی (ﷺ) پی کے ہو گیا بے خود
"شعورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا"

خُبَیبؓ اُن (ﷺ) پہ فدا ہو گئے دل و جاں سے
"شعورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا"

مکاں کی قید سے آگے رسائی اس کی ہے
"شعورِ عشق مدینے کی سرزمیں سے ملا"

شگفتہ پھولؔ ہوا اور بہارِ حُبِّ رسول (ﷺ)
"شعورِ عشق مدینے کی حرزمیں سے ملا"

تنویر پھولؔ (نیو یارک)

1988 کے خاص نمبر

جنوری	حمد باری تعالیٰ
فروری	نعت کیا ہے؟
مارچ	مدینۃ الرسول (ﷺ) اول
اپریل	اُردو کے صاحب کتاب نعت گو (اول)
مئی	مدینۃ الرسول (ﷺ) دوم
جون	اُردو کے صاحب کتاب نعت گو (دوم)
جولائی	نعت قدسی
اگست	غیر مسلموں کی نعت (اول)
ستمبر	رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (اول)
اکتوبر	میلاد النبی (ﷺ) اول
نومبر	میلاد النبی (ﷺ) دوم
دسمبر	میلاد النبی (ﷺ) سوم

1989 کے خاص نمبر

جنوری	لاکھوں سلام (اول)
فروری	رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (دوم)
مارچ	معراج النبی ﷺ (اول)
اپریل	معراج النبی ﷺ (دوم)
مئی	لاکھوں سلام (دوم)
جون	غیر مسلموں کی نعت (دوم)
جولائی	کلام ضیاء القادری (اول)
اگست	کلام ضیاء القادری (دوم)
ستمبر	اُردو کے صاحب کتاب نعت گو (سوم)
اکتوبر	درود وسلام (اول)
نومبر	درود وسلام (دوم)
دسمبر	درود وسلام (سوم)

1990 کے خاص نمبر

جنوری	حسن رضا بریلوی کی نعت
فروری	رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (سوم)
مارچ	درود وسلام (چہارم)
اپریل	درود وسلام (پنجم)
مئی	درود وسلام (ششم)
جون	غیر مسلموں کی نعت (سوم)
جولائی	اُردو کے صاحب کتاب نعت گو (چہارم)
اگست	وارثیوں کی نعت
ستمبر	آزاد بیکانیری کی نعت (اول)
اکتوبر	میلاد النبی ﷺ (چہارم)
نومبر	درود وسلام (ہفتم)
دسمبر	درود وسلام (ہشتم)

1991 کے خاص نمبر

جنوری	شہیدان ناموس رسالت (اول)
فروری	شہیدان ناموس رسالت (دوم)
مارچ	شہیدان ناموس رسالت (سوم)
اپریل	شہیدان ناموس رسالت (چہارم)
مئی	شہیدان ناموس رسالت (پنجم)
جون	غریب سہارنپوری کی نعت
جولائی	نعتیہ مسدس
اگست	فیضان رضا
ستمبر	عربی ادب میں ذکر میلاد
اکتوبر	سراپائے سرکار ﷺ
نومبر	اقبالؒ کی نعت
دسمبر	حضور ﷺ کا بچپن

1992 کے خاص نمبر

جنوری	نعتیہ رُباعیات
فروری	آزاد بیکانیری کی نعت (دوم)
مارچ	نعت کے سائے میں
اپریل	پیر کے دن کی اہمیت (اول)
مئی	پیر کے دن کی اہمیت (دوم)
جون	پیر کے دن کی اہمیت (سوم)
جولائی	غیر مسلموں کی نعت (چہارم)
اگست	آزاد نعتیہ نظم
ستمبر	سیرت منظوم
اکتوبر	سراپائے سرکار (دوم)
نومبر/دسمبر	سفر سعادت، منزل محبت (اشاعت خصوصی)

1993 کے خاص نمبر

جنوری	۹۲ (قطعات)
فروری	عربی نعت اور علامہ نبہانیؒ
مارچ	ستار وارثی کی نعت گوئی
اپریل	حضور ﷺ اور بچے
مئی	حضور ﷺ کے سیاہ فام رفقا
جون	زائر مدینہ بہزاد لکھنوی کی نعت
جولائی/اگست	تسخیر عالمین اور رحمۃ للعالمین (اشاعت خصوصی)
ستمبر	رسول ﷺ نمبروں کا تعارف (چہارم)
اکتوبر	نعت ہی نعت
نومبر	یارسول اللہ ﷺ
دسمبر	حضور ﷺ کی رشتہ دار خواتین

1994 کے خاص نمبر

جنوری	محمد حسین فقیر کی نعت
فروری	نعت ہی نعت (دوم)
مارچ	تضمینیں
اپریل	حضور ﷺ کی معاشی زندگی
مئی	اختر الحامدی کی نعت
جون	مدینۃ الرسول ﷺ (سوم)
جولائی	شیوا بریلوی اور جمیل نظر کی نعت
اگست	دیارِ نور
ستمبر	بے چین رجپوری کی نعت
اکتوبر	نعت ہی نعت (سوم)
نومبر	نور علی نور
دسمبر	معراج النبی ﷺ (سوم)

1995 کے خاص نمبر

جنوری	حضور ﷺ کی عادات کریمہ
فروری	استغاثے
مارچ	نعت ہی نعت (چہارم)
اپریل	نعت کیا ہے؟ (دوم)
مئی	نعت کیا ہے؟ (سوم)
جون	نعت کیا ہے؟ (چہارم)
جولائی/اگست	خواتین کی نعت گوئی (اشاعت خصوصی)
ستمبر	نعت ہی نعت
اکتوبر	کافی کی نعت
نومبر	غیر مسلموں کی نعت گوئی (اشاعت خصوصی)
دسمبر	انتخاب نعت

1996 کے خاص نمبر

مہینہ	موضوع
جنوری	لطف بریلوی کی نعت
فروری	نعت ہی نعت (ششم)
مارچ اپریل	اُردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا (اشاعت خصوصی)
مئی	ہجرت مصطفیٰ ﷺ
جون	سرکار ﷺ دی سیرت
جولائی	حضورؐ کیلئے لفظ "آپ" کا استعمال
اگست	ظہور قدسی
ستمبر اکتوبر	اُردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا (اشاعت خصوصی)
نومبر	مجھے اُن ﷺ سے پیار ہے
دسمبر	ضلع اٹک کے نعت گو

1997 کے خاص نمبر

مہینہ	موضوع
جنوری	شہر کرم (مصطفیٰ ﷺ نگر)
فروری	نعت ہی نعت (ہفتم)
مارچ	ہوا یہ کہ..........
اپریل	جوہر میرٹھی کی نعت
مئی	حضور ﷺ دا دیریاں نال سلوک
جون	دربار رسولؐ سے اعزاز یافتہ خواتین
جولائی	احمد رضا بریلویؒ کی نعت
اگست	مدیح سرکار ﷺ
ستمبر	گجرات کے پنجابی نعت گو شعرا
اکتوبر	تہنیت النساء تہنیت کی نعت
نومبر	اُردو نعت اور عساکر پاکستان
دسمبر	ڈاکٹر فقیر کی نعتیہ شاعری

1998 کے خاص نمبر

مہینہ	موضوع
جنوری	نزولِ وحی (تحقیق)
فروری	ضلع گجرات کے اُردو نعت گو شعرا
مارچ	قطعات نعت
اپریل	نعت ہی نعت (ہشتم)
مئی	ہجرت حبشہ (تحقیق)
جون	عبدالقدیر حسرت کی حمد و نعت
جولائی	ماہنامہ "نعت" کے اداریے
اگست	نعت اور ضلع سرگودھا کے شعراء
ستمبر اکتوبر	ماہنامہ "نعت" کے دس سال (اشاعت خصوصی)
نومبر	حی علی الصلوٰۃ
دسمبر	نعت ہی نعت

1999 کے خاص نمبر

مہینہ	موضوع
جنوری	کراچی کے شعرا نعت
فروری	حقیر فاروقی کی نعت
مارچ	نعتیہ تبرکات
اپریل	سرکار ﷺ دی جنگی زندگی
مئی	مکی زندگی کے مسلمان
جون	حمید صدیقی کی نعت گوئی
جولائی اگست	تحفظ ناموس رسالت (اشاعت خصوصی)
ستمبر	مخمسات نعت
اکتوبر	نعت ہی نعت
نومبر	امیر مینائی کی نعت
دسمبر	عابد بریلوی کی نعت

2000 کے خاص نمبر

مہینہ	موضوع
جنوری	اعزاز یافتہ صحابہؓ
فروری	موج نور
مارچ	سرزمین محبت
اپریل	ہمارے حضور ﷺ کی زندگی
مئی جون	شعب ابی طالب (اشاعت خصوصی)
جولائی	نور نبی ﷺ دیاں کرناں
اگست	نعت ہی نعت (۱۱واں حصہ)
ستمبر اکتوبر	تحقیق/سرقہ (اشاعت خصوصی)
نومبر	حرف نعت
دسمبر	سندھ کے نعت گو

2001 کے خاص نمبر

مہینہ	موضوع
جنوری	مفتی غلام سرور لاہوری کی نعت
فروری	فردیات نعت
مارچ	تضامین نعت
اپریل	بیعت عقبہ
مئی	نعت
جون	ظفر علی خاں کی نعت
جولائی	ساڈے آقا سائیں ﷺ
اگست	سلام ارادت
ستمبر	نعت ہی نعت (۱۲واں حصہ)
اکتوبر	سلام ضیا (حصہ اول)
نومبر	کتاب نعت
دسمبر	راولپنڈی شہر کے نعت گو

2002 کے خاص نمبر

مہینہ	موضوع
جنوری	اشعار نعت
فروری مارچ	سلام ضیا
اپریل مئی	نعت ہی نعت (۱۳واں حصہ)
جون	اوراق نعت
جولائی	نعت ہی نعت (۱۴واں حصہ)
اگست	عربی نعت
ستمبر	مدحت سرور ﷺ
اکتوبر نومبر	عرفان نعت (اشاعت خصوصی)
دسمبر	دیار نعت

2003 کے خاص نمبر

مہینہ	موضوع
جنوری فروری	حمد خالق (اشاعت خصوصی)
مارچ	اسلام آباد کے نعت گو
اپریل مئی	تسبیح نعت (اشاعت خصوصی)
جون	صباح نعت
جولائی	طرحی نعتیں (اول)
اگست ستمبر	طرحی نعتیں (دوم) (اشاعت خصوصی)
اکتوبر نومبر	احرام نعت
دسمبر	طرحی نعتیں (سوم)

2004 کے خاص نمبر

جنوری — روائفِ نعت
فروری — شعاعِ نعت
مارچ — دیوانِ نعت
اپریل — منتشراتِ نعت
مئی، جون — طرحی نعتیں (چہارم)
تجلیاتِ نعت
جولائی — طرحی نعتیں (پنجم)
اگست — وارداتِ نعت
ستمبر/اکتوبر — طرحی نعتیں (ششم)
(اشاعتِ خصوصی)
نومبر — بیانِ نعت
دسمبر — مینائے نعت

2005 کے خاص نمبر

جنوری — حمد میں نعت
فروری — مولانا خیر الدین اور ان کی نعت گوئی
مارچ — ”راوی“ میں حمد و نعت
اپریل — التفاتِ نعت
مئی — طرحی نعتیں (ہفتم)
جون — (اشاعتِ خصوصی)
جولائی — عنایتِ نعت
اگست — مرقعِ نعت
ستمبر — طرحی نعتیں (ہشتم)
اکتوبر/نومبر — طرحی نعتیں (حصہ نہم)
دسمبر — نیازِ نعت

2006 کے خاص نمبر

جنوری — بستانِ نعت
فروری — نعت ہی نعت (پندرھواں حصہ)
مارچ/اپریل — طرحی نعتیں (حصہ دہم)
(اشاعتِ خصوصی) — طرحی نعتیں (حصہ دہم)
مئی — سرودِ نعت
جون جولائی
(اشاعتِ خصوصی) — طرحی نعتیں (حصہ یازدہم)
اگست — نعت ہی نعت (۱۶واں حصہ)
ستمبر/اکتوبر
(اشاعتِ خصوصی) — غازی عبدالرحمٰن چیمہ شہیدؒ
نومبر — تابشِ نعت
دسمبر — صدائے نعت

2007 کے خاص نمبر

جنوری — منہاجِ نعت
فروری — طرحی نعتیں (۱۲واں حصہ)
مارچ/اپریل
(اشاعتِ خصوصی) — طرحی نعتیں (۱۳واں حصہ)
مئی — روائفِ نعت (حصہ دوم)
جون/جولائی
(اشاعتِ خصوصی) — فدا حسین فدا کی نعتیہ شاعری
اگست/ستمبر
(اشاعتِ خصوصی) — ہجو و تحیت
اکتوبر — متاعِ نعت
نومبر/دسمبر
(اشاعتِ خصوصی)
طرحی نعتیں (۱۴واں حصہ)

2008 کے خاص نمبر

جنوری — طرحی نعتیں (۱۵واں حصہ)
فروری، مارچ
(اشاعتِ خصوصی) — طرحی نعتیں (۱۶واں حصہ)
اپریل — طرحی نعتیں (۱۷واں حصہ)
مئی — قندیلِ نعت
جون — طرحی نعتیں (۱۸واں حصہ)
جولائی — ذوقِ نعت
اگست ستمبر
(اشاعتِ خصوصی) — خدائے شہرِ سخن
اکتوبر — فانوسِ نعت
نومبر — طرحی نعتیں (۱۹واں حصہ)
دسمبر — طرحی نعتیں (۲۰واں حصہ)

گزارش

قارئین ”نعت“ سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ

الف: اگر رسالے کے شمارے میں تحریر، کوئی شعر، مصرع یا بات پسند آ جائے تو مدیرِ نعت کے مرحوم والدین اور مرحومہ بیگم کے درجات کی بلندی کیلئے دُعا کریں۔

ب: اگر کوئی غلطی نظر آ جائے تو از راہِ کرم اس سے مطلع کریں
اور خالق و محبوبِ خالق (جل شانہٗ و صلی اللہ علیہ وسلم) سے ادارہ ”نعت“ کے لیے عفو و درگزر کی درخواست کریں۔

ج: یہ دُعا بھی فرمائیں کہ ربِ کریم جل وعلا ادارہ ”نعت“ کی مدحتِ سرکار ﷺ کے زیادہ سے زیادہ امکانات بجھائے اور کچھ خدمت کرنے کی توفیق دے۔

شکریہ!

اخبارِ نعت

سیّدِ ہجویرؒ نعت کونسل

1- ہفتہ ۶ ستمبر ۲۰۰۸ کو کونسل کا ۸۰ واں (ساتویں سال کا نواں) ماہانہ طرحی حمدیہ و نعتیہ مشاعرہ حسبِ سابق چوپال میں ہوا۔ ڈاکٹر الف' د' نسیمؔ کے نعتیہ مصرع

"ذکرِ رسولِ پاک ﷺ ہے سرمایۂ حیات"

کو طرح کی حیثیت دی گئی تھی۔ ڈاکٹر الف' د' نسیمؔ کے صاحبزادے ڈاکٹر سعادت سعید (شعبۂ اُردو' جی سی یونیورسٹی' لاہور) صاحبِ صدارت تھے اور سجّاد حسن (بحرین) مہمانِ خصوصی۔ مہمانِ خصوصی نے تلاوتِ قرآنِ مجید اور نعت خوانی کی سعادت حاصل کی۔ مدیرِ نعت ناظمِ مشاعرہ تھے۔

اپنی تمہیدی گفتگو میں ناظمِ مشاعرہ نے سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا' اُمُّ المؤمنین سیّدہ خدیجۃُ الکبریٰ اور عمِّ سرکار ﷺ حضرت ابوطالبؓ کے ذکرِ خیر کے بعد' میرزا غلام احمد قادیانی کے جہنّم میں سو سال پورے ہونے کے حوالے سے گفتگو کی اور صادق جمیلؔ کو پروفیسر جعفرؔ بلوچ کے ارتحال پر اظہارِ تعزیت کے لیے بلایا۔

صاحبِ یوم شاعر ڈاکٹر الف' د' نسیمؔ کے حالاتِ زندگی اور ادبی کارناموں کے بارے میں صاحبِ صدارت ڈاکٹر سعادت سعید نے معلومات فراہم کیں۔

مشاعرہ افطار اور نمازِ مغرب کے بعد شروع ہُوا۔ افطار کا اہتمام سجّاد حسن (مہمانِ خصوصی) نے کیا تھا۔

حمدیہ دور میں تنویر پھولؔ (نیویارک) محمد ابراہیم عاجزؔ قادری' حافظ محمد صادق اور راجا رشید محمودؔ کا کلام سامنے آیا۔

رفیع الدین ذکیؔ قریشی' واجدؔ امیر' قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)' قاری

صادق جمیلؔ' تنویر پھولؔ' سحرؔ فارانی (گوجرانوالا)' بشیرؔ رحمانی' فرزند علی شوقؔ چیمہ ایڈووکیٹ (گوجرانوالا)' روشن دین کیفیؔ (سمندری)' اقبال کیفیؔ' حافظ محمد صادق اور راجا رشید محمودؔ نے غیر مردّف طرحی نعتیں کہی تھیں۔

بشیر باوَاؔ (شیخوپورہ) نے اپنی پنجابی طرحی نعت پڑھی۔ "حیات" ردیف اور سرمایۂ دجلۂ میخانہ وغیرہ قوافی کے ساتھ محمد ابراہیم عاجزؔ قادری' سلطان محمود عقیلؔ اختر اور راجا رشید محمودؔ نے اپنا نعتیہ کلام سنایا۔

راجا رشید محمودؔ کی ایک نعت "مایۂ حیات" ردیف اور "سر' گہر' زیر و زبر" قوافی میں اور ایک نعت "پاک' بے باک' لولاک" قوافی اور "ہے سرمایۂ حیات" ردیف میں تھی۔

محمد بشیر رزمیؔ کی نعت ذوقافیتین اور...... ذوردیفین تھی۔

تنویر پھولؔ اور حافظ محمد صادق کی ایک ایک نعت گرہ بند تھی۔

مصرعِ طرح پر گرہوں نے یہ شکل اختیار کی:

الف' د' نسیمؔ: کہتی ہے "الکتاب" کی آیاتِ بیّنات
ذکرِ رسولِ پاک ﷺ ہے سرمایۂ حیات

عاجزؔ قادری: یادِ خدائے پاک ہے گنجینۂ حیات "ذکرِ رسول......
ہے بندگیٔ ربِّ علیٰ تحفۂ حیات "ذکرِ رسول......

ذکیؔ قریشی: مصروف اس میں اس لیے ہے ساری کائنات "ذکرِ رسول......
ذکرِ رسولِ پاک ﷺ یوں کرتی ہے کائنات "ذکرِ رسول......

زبیر نازشؔ: اس کے بغیر سانس بھی لینا محال ہے "ذکرِ رسول......
کرتے ہو کیوں حیاتِ نبی ﷺ پر مباحثے "ذکرِ رسول......

صادق جمیلؔ: دھڑکن میں ان کا نام ہے' لب پر انھی کی بات "ذکرِ رسول......

سحر فارانی: میں ذاکرِ رسول ﷺ ہوں مرنے کا غم ہو کیوں ''ذکرِ رسول......

بشیر رحمانی: دولت سے واسطہ ہے نہ ثروت سے کچھ غرض ''ذکرِ رسول......

فرزند علی شوق: دولت یہی ہے اور یہی میری کائنات ''ذکرِ رسول......

روشن دین کیفی: مال و زر و جواہر و دولت ہے چیز کیا ''ذکرِ رسول......

اقبال کیفی: ان کے تمام نام ہیں مثلِ نوادرات ''ذکرِ رسول......

سلطان محمود: روشن اسی سے ہے مرا ہر گوشۂ حیات ''ذکرِ رسول......

تنویر پھولؔ: ان کے لیے ہی رب نے بنائی ہے کائنات ''ذکرِ رسول......

کچھ بھی نہیں کنوز سلاطینِ دہر کے ''ذکرِ رسول......

دُنیا و آخرت میں یہ نعمت عظیم ہے ''ذکرِ رسول......

اس کے طفیل ملتی ہے خوشنودیٔ خدا ''ذکرِ رسول......

اِسرا کی رات کہتے تھے یہ قدسیانِ عرش ''ذکرِ رسول......

کہتا ہے ہر نفس یہ مرا تارِ سازِ دل ''ذکرِ رسول......

حسّانؓ پر بھی راز تھا یہ منکشف ہُوا ''ذکرِ رسول......

ابنِ زُبیرؓ و جامیؒ و سعدیؒ نے یہ کہا ''ذکرِ رسول......

اللہ اور فرشتے بھی مشغول اس میں ہیں ''ذکرِ رسول......

آئی بہار اس سے مرے دل کے باغ میں ''ذکرِ رسول......

"صَلُّوْا عَلَیْہِ" اس نے ہے قرآن میں کہا ''ذکرِ رسول......

ہے بندگی ربِّ علا تحفۂ حیات ''ذکرِ رسول......

لب پر یہی ہے پھولؔ کے در گلشنِ ثنا ''ذکرِ رسول......

حافظ محمد صادق: ذات آپ کی ہے باعثِ تخلیقِ کائنات ''ذکرِ رسول......

ہوتے اگر نہ آپ تو ہوتی نہ کائنات ''ذکرِ رسول......

وحش و طیور و اِنس و جاں سب آپ پر فدا ''ذکرِ رسول......

دُنیا کو زر کی ہے طلب میرے لیے مگر ''ذکرِ رسول......

ہستی کا ساز نغمہ زن ہے آپ کے طفیل ''ذکرِ رسول......

بے زر غریب اور تہی دست ہوں تو کیا ''ذکرِ رسول......

سرشار ان کے ذکر سے رہتا ہوں روز و شب ''ذکرِ رسول......

ہے زندگی رواں دواں ذکرِ رسول ﷺ سے ''ذکرِ رسول......

وجہِ سکونِ دل بھی ہے آرامِ جاں بھی ہے ''ذکرِ رسول......

ربِ اَحد کا آپ نے ہم کو پتا دیا ''ذکرِ رسول......

شہکارِ ربِّ دو جہاں خیر الوری ﷺ ہیں آپ ''ذکرِ رسول......

حافظؔ انھی کے دم سے ہیں دُنیا کی رونقیں ''ذکرِ رسول......

راجا رشید محمود: باندھا ہے ربِّ پاک نے شیرازۂ حیات ''ذکرِ رسول......

یوں بھر چکا ہے کیسۂ جاں کو مرا خدا ''ذکرِ رسول......

مومن کی فکر نے یہ نتیجہ اَخذ کیا ''ذکرِ رسول......

نا نعت نہیں ہے جو وہ تہی کیسہ شخص ہے ''ذکرِ رسول......

خوشحال زندگی کی علامت یہی تو ہے ''ذکرِ رسول......

آقا ﷺ کے فقر نے یہ دیا ہے سبق مجھے ''ذکرِ رسول......

2- سید ہجویرؒ نعت کونسل کا اکتوبر ۲۰۰۸ کا مشاعرہ ۴ تاریخ کو ہفتہ کے دن نمازِ مغرب کے بعد چوپال (ناصر باغ، لاہور) میں ہُوا۔ صدارت محمد ارشد خاں نے کی، مہمانِ خصوصی سید ہمایوں رشید (ایوانِ درود و سلام کے فعّال رُکن) تھے۔ قاری غلام زبیر نازشؔ

گوجرانوالا) مہمان شاعر تھے۔ قرآنِ کریم کی تلاوت کی سعادت رفیع الدین ذکیؔ قریشی نے اور نعت خوانی کا اعزاز محمد ارشد قادری نے حاصل کیا۔ راجا رشید محمودؔ حسبِ روایت ناظمِ مشاعرہ تھے۔

۲۵/۲۶ نعتیہ مجموعہ ہائے نعت کے شاعر حافظؔ لدھیانوی کے مصرعِ طرح

"جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا"

پر ہونے والے اس مشاعرے کے پہلے دور میں تنویرؔ پھولؔ (نیویارک)، رفیع الدین ذکیؔ قریشی، حافظؔ محمد صادق، محمد ابراہیم عاجزؔ قادری اور راجا رشید محمودؔ کی حمدیں سامنے آئیں۔

محمد بشیر رزمی، رفیع الدین ذکیؔ قریشی، بشیرؔ رحمانی، تنویرؔ پھولؔ، حافظؔ محمد صادق، محمد ابراہیم عاجزؔ، محمد یونس حسرتؔ اور راجا رشید محمودؔ کی نعتیں "تھا" ردیف میں تھیں۔

قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا۔ مہمان شاعر) اور تنویرؔ پھولؔ نے غیر مردف نعتیں کہیں۔ سائیں بشیر باوا چشتی صابری (شیخوپورہ) نے طرح میں پنجابی نعت کہی تھی۔

تنویرؔ پھولؔ کی ایک نعت گرہ بند بھی تھی۔

راجا رشید محمودؔ نے ایک نعت سہ قوافی ردیف میں کہی تھی جس میں ندامت، بشارت، ودیعت، حضوری، پانی، بخاری اور بہا، ہُوا، کیا قوافی تھے اور "تھا" ردیف۔

گرہ کی یہ صورتیں سامنے آئیں:

حافظؔ لدھیانوی: اس نے ہی سنایا تھا مجھے مژدۂ بخشش
جو اشکِ ندامت کہ حضوری میں بہا تھا

حافظؔ محمد صادق: تابش میں ہے وہ لعلِ بدخشاں سے زیادہ "جو اشکِ......
"جو اشکِ...... وہ تابش و رفعت میں ستاروں سے سوا تھا

ذکیؔ قریشی: "جو اشکِ...... دامن سے مرے داغِ گنہ دھوتا گیا تھا

عاجزؔ قادری: "جو اشکِ...... پاکیزگیٔ قلب کا باعث وہ ہُوا
الطافِ الٰہی کا وہی بن گیا باعث "جو اشکِ......

حسرتؔ امرتسری: حسرتؔ کو وہی لے کے گیا خُلدِ بریں میں "جو اشکِ......

غلام زبیر نازشؔ: سرمایۂ کونین تھا وہ میریؔ نظر میں "جو اشکِ......

بشیر باوا: بنّا سی خطا کار دی بخشش دا وسیلہ "جو اشکِ......

تنویرؔ پھولؔ: بستانِ نبی ﷺ قریۂ نوری میں بہا تھا "جو اشکِ......
اُمید ہے بخشش کا سبب حشر میں ہو گا "جو اشکِ......
سرکار ﷺ کے صدقے میں تو مقبول کر اس کو "جو اشکِ......
محشر میں ہمیں بخشے گا سرور ﷺ کی شفاعت "جو اشکِ......
آنکھوں سے بہا لے گیا پگھلے ہوئے دل کو "جو اشکِ......
سرکار ﷺ کی رحمت کو قریں کر گیا ہم سے "جو اشکِ......
شاید کہ بنا موتی ہو وہ فردِ عمل میں "جو اشکِ......
اس اشک میں حدت تھی نہاں عشقِ نبی ﷺ کی "جو اشکِ......
اے پھولؔ! گراں مایہ سمجھتے ہیں اسے ہم "جو اشکِ......
آقا ﷺ ترے اے پھولؔ اسے رد نہ کریں گے "جو اشکِ......

راجا رشید محمودؔ: مقبولِ خدا طیبہ میں فی الفور ہوا تھا "جو اشکِ......
اک ابرِ لطافت پئے دل لے کے چلا تھا "جو اشکِ......
وہ ساتھ بہا لے گیا خاشاکِ معائب "جو اشکِ......
"جو اشکِ...... تھا نقشِ بشارت کہ جو پانی میں چھپا تھا

3- یکم نومبر ۲۰۰۸ کو سید شبیر محمد ترمذی کے نعتیہ مصرع

"خوش خصال و خوش مقال و خوش لقا و خوش ادا"

پر جو ماہانہ طرحی حمدیہ ونعتیہ مشاعرہ ہوا، اس کی صدارت علامہ محمد بشیر رزمی نے کی۔ مہمانِ خصوصی محمد یوسف ورک قادری تھے۔ عاجز قادری نے تلاوت اور محمد ارشد قادری نے نعت خوانی کی۔ مدیرِ نعت حسبِ معمول ناظمِ مشاعرہ تھے۔

چوپال لاہور میں نمازِ مغرب کے بعد شروع ہونے والے اس مشاعرے میں رفیع الدین ذکی قریشی، محمد ابراہیم عاجز قادری، حافظ محمد صادق اور راجا رشید محمود کا کلام حمدیہ دور میں پیش ہوا۔

عاجز قادری اور حافظ محمد صادق کی دو دو نعتیں غیر مردف تھیں۔ محمد بشیر رزمی (صاحبِ صدارت)، قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)، صاحبزادہ مفتی محمد محبت اللہ نوری (بصیر پور)، عقیل اختر، پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد) اور راجا رشید محمود کے علاوہ بشیر باوا (شیخوپورہ) کی پنجابی طرحی نعت سے سامعینِ محترم محظوظ ہوئے۔ یہ سب نعتیں غیر مردف تھیں۔

گرہوں نے یہ رنگ دکھایا:

شیر محمد ترمذی: پرتوِ نورِ خدا سے جامع اوصاف تو
خوش خصال و خوش مقال و خوش لقا و خوش ادا

عاجز قادری: بالیقیں عاجز بھی یہ وصف ہیں سرکار کے "خوش خصال......
کوئی آیا ہے، نہ آئے گا بہ مثلِ مصطفیٰ "خوش خصال......
"خوش خصال...... یہ صفاتِ مصطفیٰ ﷺ یارب! ہمیں بھی کر عطا

ذکی قریشی: سید سادات ﷺ کو تو دشمنوں نے بھی کہا "خوش خصال......
کب کیا تخلیق رب نے ماسوائے مصطفیٰ "خوش خصال......

محبت اللہ نوری: شاہکارِ حسنِ تخلیقِ الوہیت ہیں آپ "خوش خصال......
خوش نوال و خوش مقال و خوش بیان و خوشنوا "خوش خصال......

زبیر نازش: کوئی بھی نازش نہیں ان کی طرح کونین میں "خوش خصال......

بشیر رزمی: ان کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے عشاق ہیں "خوش خصال......

حافظ محمد صادق: آپ سا چشمِ فلک نے کوئی بھی دیکھا نہیں "خوش خصال......
کاش ہو جائیں مسلماں خُلق میں مثلِ رسول "خوش خصال......

عقیل اختر: خُلق ان کا، بات ان کی، ذات ان کی بے گماں "خوش خصال......

ریاض احمد قادری: خود بنایا خالقِ کُل نے جہاں میں آپ کو "خوش خصال......

راجا رشید محمود: ربِ عالم کا جو ہے محبوب، وہ لاریب ہے "خوش خصال......
وہ ہے خوش اُسلوب، جس شاعر نے آقا کو کہا "خوش خصال......

بشیر باوا: گھم گھماں ہونا میدان جد وی حشر دا
تخت تے بہ کے تے بہاکے کول سارے انبیاء
اس طرح محبوب دی تعریف کردا اے خدا
"خوش خصال و خوش مقال و خوش لقا و خوش ادا"

متفرقات:

1- ۲۶ اگست کو ریڈیو پاکستان کے پروگرام "صراطِ مستقیم" کے لیے راجا صاحب کی تقریر "روزہ اور حصولِ تقویٰ" ریکارڈ کی گئی۔

2- ۱۱ ستمبر کو مجلس قائدِ اعظمؒ پاکستان کے ارکانِ مجلسِ عاملہ کا اجلاس سائنز ٹاور میں منعقد ہوا۔ میاں عبدالرحمٰن نے تلاوت کی۔ ڈاکٹر سید سجاد حیدر، میجر ناصر شاہ، راجا رشید

محمود اور پروفیسر عاشق رحیل نے تقریریں کی۔

3- ۱۳ ستمبر کو نمازِ مغرب کے بعد بارھویں رمضان کے آغاز پر شہباز بیگ کے ہاں فرینڈز کالونی، سمن آباد میں حلقۂ درودِ پاک ہوا جس میں سید محمد فیضان نے تلاوت کی، رفیع الدین ذکی قریشی اور راجا رشید محمود نے نعتیں سنائیں۔ عثمان شبیر چوہان نے سلام پڑھایا اور راجا صاحب نے دُعا کرائی۔ شروع میں حسبِ روایت خاموشی سے درودِ پاک پڑھا گیا۔

4- ۱۵ ستمبر ۲۰۰۸ (پیر) کو پنجاب ٹی وی کے پنجابی پروگرام "سرگھی ٹرانسمیشن" میں راجا صاحب کے انٹرویو نشر ہوا جس میں پنجابی نعت، پنجاب میں نعت کے علاوہ تخلیق و تحقیق وتنقیدِ نعت کے موضوع پر راجا صاحب کے کام پر گفتگو ہوئی۔ ۲۰ منٹ کے اس پروگرام کے میزبان حبیب اللہ بھٹی مدنی تھے۔

5- ۲۵۔ ستمبر کو ریڈیو پاکستان کے دینی پروگرام میں مدیرِ نعت کی تقریر "صدقۂ فطر" ریکارڈ کی گئی۔ یہ تقریر ۲۶ ستمبر/ ۲۵ رمضان کو نشر ہوئی۔ پروڈیوسر فرخ وحید تھے۔

6- ۲۹ رمضان راجا صاحب کے پدرِ گرامی قدر اور بانی ماہنامہ "نعت" لاہور راجا غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ کا یومِ وصال تھا۔ اس لیے ۳۰ ستمبر کو ان کے ایصالِ ثواب کے لیے درودِ پاک پڑھا گیا اور دُعا کی گئی۔

7- ۱۲۔ اکتوبر کو چوپال میں مجلسِ اُردو کی محفلِ حمد و نعت، پروفیسر جعفر بلوچ مرحوم کی یاد میں ہوئی۔ صدارت راجا رشید محمود نے کی۔ ارشد فارانی اور خالد شفیق (میزبان) نے جعفر بلوچ کی یاد میں منظوم احساسات پیش کیے۔ عزیز کامل اور عنایت اللہ رشیدی

نے حمدیں اور بشیر باوا، سالار مسعودی، ارشد فارانی، اقبال دیوانہ، اسحٰق چشتی، خالد شفیق، ہمایوں پرویز شاہد (ناظمِ مشاعرہ) اور صاحبِ صدارت نے نعتیں پڑھیں۔ راجا صاحب نے دُعا کرائی۔

8- بارھویں شوال کے آغاز میں ۱۱۔ اکتوبر کو نمازِ مغرب کے بعد ایوانِ درود و سلام کا حلقۂ درود و نعت ماہنامہ "نعت" کے دفتر میں ہوا۔ جس میں محمد علی (ابنِ ڈاکٹر عاشق مدنی) نے قصیدہ بُردہ شریف پڑھا اور نعت خوانی کی۔ رفیع الدین ذکی قریشی اور راجا رشید محمود نے نعتیہ کلام سنایا۔

9- ۲۶۔ اکتوبر ۲۰۰۸ کو انجمن تحریکِ تعمیل اسلام کے زیرِ اہتمام راجا صاحب نے بنی اسرائیل کے دسویں رکوع کا درس دیا۔ بعد میں سوالات کا سیشن ہوا اور آخر میں ڈاکٹر سید الیاس علی عباسی (مہتمم) نے اختتامی تائیدی گفتگو کی۔

10- ۲۶۔ اکتوبر (اتوار) کی شام الحمرا ہال کی "ادبی بیٹھک" میں نعت فورم انٹرنیشنل کے زیرِ اہتمام نعتیہ مشاعرہ ہوا۔ صدارت راجا رشید محمود کی تھی۔ مہمانِ خصوصی صبیح رحمانی (مدیر "نعت رنگ" کراچی) اور عظمت شیخ تھے۔ مشاعرے میں صاحبزادہ مفتی محمد محب اللہ نوری (بصیر پور) ڈاکٹر لئیق قمر (واربرٹن)، اشرف جاوید، واجد امیر، سلطان محمود، سعید بدر، عباس تابش، منصور فائز اور دوسرے شعرا کے علاوہ صاحبِ صدارت، مہمانِ خصوصی صبیح رحمانی اور سرور حسین نقشبندی (ناظمِ مشاعرہ) نے کلام سنایا۔

11- ۲۹۔ اکتوبر/ ۲۹ شوال کو عصر سے مغرب تک پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے دفتر میں واقع مسجد میں غازی علم الدین شہیدؒ کی یاد میں تقریب ہوئی۔ صاحبِ صدارت

راجا رشید محمود نے شہیدانِ ناموسِ رسالت کے کارناموں اور خصوصاً غازی علم الدین شہیدؒ کے کارنامے اور مقام و مرتبہ پر گفتگو کی۔ نعت خواں حضرات نے نعتیں پڑھیں اور خاموشی سے درودِ پاک پڑھا گیا۔ یہ تقریب بورڈ کی بزمِ میلاد کے زیرِ اہتمام تھی۔

12- ایوانِ درود و سلام کے زیرِ اہتمام ذیقعدہ کی بارھویں کی محفل غازی علم الدین شہیدؒ کے مزار پر ہوئی جس میں سید ہمایوں رشید نے قصیدہ بردہ شریف پڑھا۔ ان کے صاحبزادہ نے تلاوت کی۔ ذکی قریشی نے حالاتِ حاضرہ کے تناظر میں کہا گیا استغاثہ آقا حضور ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا۔ راجا رشید محمود نے حمد اور نعت کے بعد تحفظِ ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کی اہمیت اور اس ضمن میں غازی علم الدین شہیدؒ کے روشن کردار پر گفتگو کی۔ عثمان شبیر چوہان نے نعت پڑھی۔

13- ۱۱ نومبر ۲۰۰۸ کو ریڈیو پاکستان کی پندرہ روزہ محفلِ میلاد کی ریکارڈنگ ہوئی۔ قاری مشتاق احمد طیبی نے تلاوتِ کلامِ پاک کی۔ راجا رشید محمود نے اُسوۂ حسنہ میں "صبر و شکر" کے حوالے سے تقریر کی۔ شہزاد ناگی، اختر قریشی اور سرور حسین نقشبندی نے نعت خوانی کی۔ مولانا محمد صدیق ہزاروی نے دُعا کرائی۔ پروڈیوسر حافظ حفظ الرحمٰن تھے۔

14- دبستانِ وارثیہ کراچی اور ادراک لاہور کے اشتراک سے ۲۲ نومبر کو پنجاب کمپلیکس آڈیٹوریم قذافی سٹیڈیم لاہور میں کل پاکستان ردیفی مشاعرۂ نعت ہوا۔ ردیف "ہُوا" تھی۔

صدارت ریاض حسین چودھری (سیالکوٹ) نے کی۔ قمر وارثی (سربراہ دبستانِ

وارثیہ کراچی)، شیر افگن جوہر (ملتان)، صدف چنگیزی (کوئٹہ) اور راجا رشید محمود (لاہور) مہمانانِ خصوصی تھے۔

شوکت قادری (کراچی)، مشتاق کھوکھر (ملتان)، شبیر احمد موج (جیکب آباد)، کامران قمر (کوئٹہ)، صادق صبا (کوئٹہ)، کامران ناصر (کوئٹہ)، ریاض ندیم نیازی (سبی)، محمد رفیق طالب (جیکب آباد)، عاشق بلوچ (جیکب آباد) اور محمد صدیق قمر (کوئٹہ) کے علاوہ سبطین شاہجہانی (اسلام آباد)، شہزاد مجددی، محمد بشیر رزمی، حسن جاوید، ناصر بشیر، سرور حسین نقشبندی، رفیع الدین ذکی قریشی، بشیر رحمانی، شبیر حسن، رضا عباس رضا، عرفان صادق، سعید قریشی، باقی احمد پوری، جاوید شیدا، محمد ابراہیم عاجز قادری، بشیر باوا، اسرار چشتی، عاصم خواجہ، محمود الحسن گیلانی، فاطمہ غزل، راجا نیر حماد نیازی، طفیل اعظمی، کامران ناشط، شہباز شاہین، بلال حسرت، حسین ناہر خاں، اشفاق فلک، عرفان سروش، صادق جمیل (صدر ادراک) کے علاوہ صاحبِ صدارت، مہمانانِ خصوصی اور ناظم مشاعرہ نے "ہُوا" ردیف میں کہا گیا نعتیہ کلام سنایا۔

مشاعرے کا آغاز صادق جمیل کی تلاوت اور مدیر نعت کی حمد سے ہوا۔ واجد امیر (جنرل سیکرٹری ادراک) ناظمِ مشاعرہ تھے۔

☆☆☆☆☆

شاعرِ نعت: راجا رشید محمود

☆ دُنیا میں سب سے زیادہ تخلیقِ نعت (۴۶) اُردو۔۳ پنجابی مجموعہ ہائے نعت)

☆ تحقیقِ نعت اور تدوینِ نعت کی کتابوں کے علاوہ بیسیوں مقالاتِ نعت

☆ دسیوں ادبی اور تنقیدی مضامین و مقالات

☆ سیرت النبی ﷺ میں پائے جانے والے بعض تسامحات کی تفتیش و تحقیق کے ساتھ کتابیں اور مقالات

☆ معاشرتی اصلاح کے لیے احادیث کی تشریح

☆ صحابہ کرام اولیاءِ عظام اور صلحائے اُمت کی مداحی (نظم ونثر میں)

☆ تحقیقی انداز میں لکھے گئے مقالاتِ تصوف

☆ علمی ادبی کتابوں اور مجموعہ ہائے نعت پر مقدمے، پیش لفظ اور تقریظیں

☆ چار سفرناموں کی تصنیف و اشاعت

☆ ''حسبِ دستور'' اور ''طلوع'' کے کالم

☆ نصاب سازی اور نصابی کتب کی تصنیف و تالیف اور نگرانی

☆ جنوری ۱۹۸۸ سے دسمبر ۲۰۰۷ تک ماہنامہ ''نعت'' کی باقاعدہ اشاعت

شاعرِ نعت راجا رشید محمود تحقیقِ نعت پر صدارتی ایوارڈ پانے والے واحد محقق ہیں

Monthly "NAAT" Lahore

LRL 157

مرزا قادیانی مقررہ دن (۲۷۔اگست ۱۹۰۰ء) مقررہ وقت پر

قبلۂ عالم حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی (رحمہ اللہ تعالیٰ)

کے مقابلے میں آنے اور مناظرہ کرنے کی جرأت نہ کرسکا۔ جھوٹ کے 'سچائی کا سامنا نہ کرسکنے کی تاریخ رب العالمین جل شانہ نے پہلے ہی بیان فرمادی تھی:

اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ

(بے شک وہ خیر کے کاموں میں سبقت کرنے والے تھے) الانبیاء۔۲۱:۹

گویا اس آیۂ کریمہ میں جہاں "مناظرۂ لاہور" کے حوالے سے پیر مہر علی شاہ علیہ الرحمہ کے احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کے کردار کی نشان دہی ہے وہاں ان الباطل کان زھوقا کی الوہی پیشین گوئی بھی ہے۔ اور یہ حقیقت بھی محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری کے فنِ تاریخ گوئی کے باعث ظاہر ہوئی ہے۔